SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 29, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty six minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ۔ و لو انھم اذ ظلموآ انفسھم
جآءوک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما O
فلا و ربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا
فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلمو تسلیما O

(ترجمہ) اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے اور یہ لوگ جب اپنے حق میں ظلم کر بیٹھے تھے اگر تمہارے پاس آتے اور خدا سے بخشش مانگتے اور رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی ان کے لئے بخشش طلب کرتے تو خدا کو معاف کرنے والا (اور) مہربان پاتے۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین، سابق سینیٹر بہرہ ور سعید صاحب، سینیٹر حبیب

جالب کے والد بزرگوار، سینیٹر اقبال حیدر کے بھائی اور ایک عالم دین سید رضی مجتہد کی وفات کے اوپر فاتحہ پڑھیں۔

(فاتح پڑھی گئی)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman : In pursuance of sub Rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1998, I nominate the following members, in order of precedence, for the panel of Presiding Officers for the 99th Session of the Senate of Pakistan.

1. Mr. Muhammad Anwar Bhinder.
2. Mr. Shafqat Mahmood.
3. Mr. Khuda-i-Noor.

Next is question hour.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی-جناب چیئرمین! زاہد اختر صاحب کے لئے فاتحہ کر دیں۔

جناب چیئرمین-جی زاہد اختر صاحب۔ ہاں ٹھیک ہے ۔

(فاتحہ پڑھی گئی)

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین۔ زاہد اختر صاحب کے انتقال کا بہت ہی افسوس ہوا۔ وہ تو نوجوان تھے اور hardly forty ان کی عمر تھی ۔ بہت ہی افسوس ہوا ۔ question hour میں میرے خیال میں آج کچھ تو سوال وزیر خزانہ سے متعلق ہیں۔ وہ موجود نہیں ہیں اور ان کی درخواست بھی آئی ہوئی ہے۔ وہ لے لیتے ہیں۔

جناب الیاس احمد بلور۔ میرا فنانس کا ایک question ہے ۔ page 28 پر ۔ اس کے بارے میں، میں نے منسٹر آف کامرس اینڈ فنانس سے پوچھا ہے ۔

(a) The number of commercial councillors appointed from the private sector and posted abroad by the present government with province-wise break-up;

(b) whether the said appointees fulfil the criterion prescribed for the said posts; and

اس کا جواب یہاں یہ لکھا ہوا ہے ۔باقی تو وہ آئیں گے تو ان سے بات کریں گے۔

The information is being collected from the concerned quarters. Same will be placed on floor of the House.

یہ بڑا عجیب سا مسئلہ ہے۔

Mr. Chairman : I will make sure

کہ ان کے آنے تک اس کا جواب بھی آ جائے۔

جناب الیاس احمد بلور۔جناب یہ avoid کرنا چاہتے ہیں۔اس کی reason یہ ہے کہ میں خود ایک کمرشل کونسلر سے ملکر آیا ہوں جو پرائیویٹ سیکٹر سے گیا ہے ۔جب میں نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے ہو تو اس نے کہا کہ میں ایک سال سے ہوں ۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ مجھے جانتے ہیں تو اس نے کہا کہ جی نہیں ۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے نہیں جانتے جو چار سال تک فیڈریشن کا President رہا ہے اور ساری زندگی پرائیویٹ سیکٹر کے لئے کام کرتا رہا ہے۔ آپ پرائیویٹ سیکٹر سے کیسے ہیں۔ پھر میں نے کہا کہ آپ کیا کرتے ہیں تو اس نے کہا کہ میں ایکسپورٹ کرتا ہوں۔ کیا ایکسپورٹ کرتے ہیں؟ جی میں نے چاول دوبئی ایکسپورٹ کیا ہے۔ کتنا کیا ہے ؟ ایک container کیا۔ پھر میں نے پوچھا کہ کونسا container کیا تو اس کو یہ بھی پتا نہیں تھا کہ میں نے کونسے چاول export کئے ہیں۔

This is why they want to avoid, sir.

Mr. Chairman : We will make sure.

میرے خیال میں انہوں نے مجھے جو چٹھی بھیجی ہے اور آج آنے سے قبل بات ہوئی تھی' اس میں discuss ہوا تھا تو آپ بتا سکیں گے کہ وہ کب تک آ جائیں گے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ Next rota day تک آ جائیں گے۔

جناب چیئرمین - Next rota day پر یا اس سے پہلے - as soon as he comes تو
مجھے بتائیں پھر میں اس کو check کر لوں گا - جی فرمائیے - سوال نمبر 9 چوہدری محمد انور بھنڈر
صاحب -

9. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the total grant sanctioned for the Ministry in the annual budget 1998-99;

(b) the total amount spent by the Ministry during the year 1998-99;

(c) the total amount which the Ministry could not spend out of the said sanctioned budget and surrendered to the Government indicating also the reasons for surrendering;

(d) the excess amount which the Ministry spent in addition to the sanctioned budget till 30-6-1999 indicating also the reasons for spending this amount, and

(e) the total developmental grant and the amount utilized out of it in the said year?

Minister Incharge of the Establishment Division:

(a) Rs.432,122,809 were sanctioned for Establishment Division and its all attached departments.

(b) Rs.411,816,972 have been incurred during the current financial year 1998-99 by the Establishment Division and its all attached departments.

(c) Rs.20,305,837 were surrendered during the year. The amount was surrendered due to the reason that posts remained vacant and could not be filled due to ban imposed by the Government on recruitment/promotion.

(d) Nil.

(e) Total Grant: Rs.14,142,000

Amount utilized: Rs.12,298,234.

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا ! میں نے اس میں دریافت کیا تھا کہ Establishment کو گزشتہ سال میں total grant کتنی ملی ہے۔ جو بتایا گیا ہے کہ 14142000 ملی تھی۔ جس میں سے 12298000/ خرچ کی گئی۔ جناب کیا میں یہ معلوم کر سکتا ہوں کہ Establishment Division میں ڈویلپمنٹ گرانٹ کس مد میں خرچ کی جاتی ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ اس وقت میرے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا اگلی turn کے لئے اسے ڈیفر فرما دیں۔

جناب چیئرمین۔ اس کے بارے میں اور کوئی صاحب سوال پوچھنا چاہیں گے۔ anybody else on question 9? جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ یہ جو اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کا بہت بڑا دائرہ ہے اور اس پر اتنے بڑے اخراجات جو ہو رہے ہیں لیکن میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں جو اس کی ذمہ داری ہے اس کو صحیح طور پر نہیں نبھایا جا رہا ہے۔ خاص طور پر یہ جیسے کوئی سینٹرل سلیکشن بورڈ اور دوسری چیزیں اس کی ذمہ داریوں میں آتی ہیں دو دو، تین تین، چار چار سال گزر جاتے ہیں پروموشن کے لئے اور ترقی کے لئے۔ لوگ بیٹھے انتظار کرتے رہتے ہیں۔ اس پر اتنے بڑے اخراجات ہورہے ہیں ۔ تو اس کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ سروسز رول کے تحت اس کو کام کرنا چاہیے ۔ نظر تو ایسا آتا ہے کہ یہ پوسٹ آفس کے طور پر کام کررہا ہے ۔ کیا یہ اس کی وضاحت کریں گے کہ واقعی یہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن ہے یا اسکا کام پوسٹ آفس کا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب ۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ یہ جناب واقعی اسٹیبلشمنٹ ڈویژن ہے پوسٹ آفس نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔ جناب قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ، یہ جتایا گیا ہے کہ تقریباً بیس کروڑ تیس لاکھ روپے surrender کیے گئے ہیں۔ یہ اگر surrender وقت پر کیے گئے ہوتے تو یہ کسی اور development scheme میں کام آتے یا کسی اور طریقے سے خرچ ہوتے۔ یہ بیس کروڑ روپے کہاں گئے اور ان کا کیا بنا۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب یہ بیس ملین ہے، دو کروڑ روپے ہیں اور وجہ بھی ساتھ لکھی ہوئی ہے کہ کس وجہ سے یہ رقم بچی ہے۔ یعنی یوں ہے کہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے access خرچ نہیں کیا۔ بلکہ یہ اس کی بچت ہوئی ہے اور اس کی وجہ بھی بتائی ہے کہ کیوں ہوئی ہے کہ 20 million were surrendered during the year. The amount was surrendered due to the reason that posts remained vacant and could not be filled due to ban imposed by the government on recruitment and promotion تو وہ کسی صورت میں ضائع نہیں ہوئے نہ کسی صورت میں وہ نقصان ہوا۔

جناب چیئرمین۔ حبیب جالب بلوچ صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین! میں منسٹر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ کہا کہ یہ دو کروڑ روپے بچت ہوئی ہے۔ اور surrender ہوئے ہیں اور انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ یہی ہے کہ یہ بچت ہوئے ہیں اس لئے ہم نے یہ واپس کیے ہیں لیکن جو reason بتایا ہے وہ یہ ہے کہ posts remained vacant and could not be filled due to ban imposed by the government. اب پہلی بات یہ ہے کہ ان کے جواب میں contradiction ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ مجھے یہ بتا سکتے ہیں اپنے ریکارڈ کے رو سے اگر ان کے پاس ہے کہ بلوچستان یا دیگر less developed areas کے لوگوں کے لئے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن میں کوئی گنجائش ہے۔ اگر ہے تو انہوں نے کس حد تک رکھی ہے یا fill کی ہے۔ اور اگر گنجائش بالکل نہیں ہے۔ تو کیوں نہیں ہے۔ اور آپ کو یاد دلانے کے لئے کہنا چاہوں گا کہ بلوچستان کا کوٹہ 5.3% ہے فیڈرل سروسز میں۔ لیکن انہوں نے 3.5% دیا ہے۔ اور اس میں دو ہزار پانچ سو ملازمتوں کا short fall ابھی تک موجود ہے۔ تو کیا اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے کانوں پہ یہ

جوں رینگ رہی ہے کہ وہ اس short fall کو پورا کریں گے ۔ یا اس کمی کو دور کرنے کے لئے کبھی وہ بلوچستان کے لئے اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے دروازے کھولیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فار پارلیمینٹری افیئرز ۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! میں عرض کروں گا کہ اس میں کسی جگہ پر کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ بلوچستان کہ حقوق کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ جہاں کوٹہ سسٹم کے مطابق ریکروٹمنٹ ہوتی ہے ۔ وہاں بلوچستان کے کوٹہ کے مطابق اس کو ریکروٹمنٹ دی جاتی ہے ۔ اور اس سوال میں تو یہ ضمنی سوال پیدا نہیں ہوتا لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک بلوچستان کے حقوق کا تعلق ہے ان کا اسی طرح تحفظ کیا جاتا ہے جس طرح دوسرے صوبوں کا کیا جاتا ہے ۔ بلکہ ایک دفعہ تو جناب والا! انہوں نے بڑا اچھا سوال اٹھایا تھا ۔ اور سیکریٹریز کے بارے میں لسٹ آئی تھی اس وقت بلوچستان کا واقعی کوئی سیکریٹری نہیں تھا فیڈرل گورنمنٹ کے سیکریٹریز میں سے ۔ لیکن اس وقت دو سیکرٹریز ہیں فیڈرل گورنمنٹ میں ۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ۔ جناب ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں اگر جناب کی اجازت ہو۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمایئے ۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ ۔ جناب! میرا وزیر صاحب سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن جو ہے وہ پوسٹ آفس نہیں ہے واقعی اسٹیبلشمنٹ ڈویژن ہے تو میرا سوال ہے کہ کیا ساری postings and transfers وغیرہ وزیر اعظم سیکریٹریٹ سے نہیں ہوتی سارے وفاقی نظام میں ۔ یا یہ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن سے ہوتی ہیں۔ دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ جناب والا! بار بار ان کو ہم اس معزز ایوان میں یاد دلاتے رہے ہیں کہ 1981 ء کے مردم شماری کے مطابق ہمارا کوٹہ %5.3 ہے اور یہ کہتے ہیں %3.5 ہے تو یہ ظلم نہیں ہے ہمارے ساتھ کہ 72ء کی جو مردم شماری ہے یا 71ء کی۔ یہ اس کے مطابق ہمیں %3.5 دیتے ہیں۔ جبکہ قانون کے مطابق اور 1981 ء کی مردم شماری کے مطابق بلوچستان کا کوٹہ %5.3 بنتا ہے۔ یہاں عمل درآمد صرف%3.5 ہوتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے ؟ کیا Establishment والے حساب نہیں جانتے، مردم شماری کو نہیں سمجھتے ؟ یہ مذاق آپ بلوچستان کے ساتھ کیوں کر رہے ہیں اور ادھر آپ کے لوگ

کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ انصاف ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! قانون کے مطابق جو حصہ یا کوٹہ بلوچستان کا بنتا ہے اسے اس کے مطابق دیا گیا ہے اور اس کے مطابق ہی اخراجات Establishment Division کرتا ہے۔ دوسرا انہوں نے فرمایا ہے کہ Establishment Division پوسٹ آفس ہے اور وہ Establishment Division نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ وہ Establishment Division ہے۔ اس میں ان کا اعتراض یہ ہے کہ اگر یہ Establishment Division ہے تو پرائم منسٹر آفس سے transfer orders کیوں آتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پرائم منسٹر صاحب، پرائم منسٹر آفس کے بھی انچارج ہیں اور Establishment کے بھی انچارج ہیں۔ وہ Minister concerned بھی ہیں اور پرائم منسٹر بھی ہیں اور جو بھی وہ احکامات جاری کرتے ہیں وہ rules کے مطابق جاری کئے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی رفیق رجوانہ صاحب۔

Malik Muhammad Rafique Rajwana: Sir, I would request to the worthy Minister that there in column C, amount of 20 million and something has been mentioned as surrendered during the year and the reason has been advanced because of the ban of the government on new recruitment. Now, in principle the government has lifted the ban on new recruitment, whether any amount so far has been allocated for new posts and jobs?

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! اس وقت ban ہٹا لیا گیا ہے اور جو بھی sanctioned posts ہیں اور جہاں کہیں بھی vacant ہیں ان کے لئے بجٹ میں provision موجود ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب معزز وزیر صاحب نے کہا کہ ban ہٹ گیا ہے، ایک تو یہ بتائیں کہ کیا اس کا notification ہوا ہے اور اگر notification ہوا ہے تو بھرتی کے لئے طریقہ کار کیا ہے۔ دوسرا سوال یہ کہ آپ نے Federal Secretaries کی بات کی، ان کی کل تعداد کتنی ہے اور ان میں کن کن صوبوں کے لوگ ہیں؟

جناب چیئرمین۔ وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب آگے سوال نمبر 17 آ رہا ہے، وہ میرے خیال میں اس کے متعلق ہے۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب notification کا تو بتا دیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ Secretaries کے بارے میں جو اگلا سوال آ رہا ہے، اس میں آپ take up کر لیں۔ اس کے علاوہ عرض یہ ہے کہ جناب ban اٹھا لیا گیا ہے اور کابینہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ساری recruitment رولز کے مطابق کی جائے گی۔ اب جہاں بھی ایسی صورت ہو گی تو رولز کے مطابق recruitment ہو گی، ban ہٹا دیا گیا ہے۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب انھوں نے notification پر پھر بات نہیں کی، notification ہوا ہے یا نہیں ہوا اس کے متعلق بتائیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ میں notification سے متعلق sure نہیں ہوں۔ Cabinet نے یہ فیصلہ کر دیا ہے، اگر notification میں کوئی دیر بھی ہے تو وہ notification ہم جلد ہی جاری کروا دیں گے۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب یہ نہیں ہوا ہے، نہ ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔ لوگ بیچارے اخبارات میں پڑھ کر دفاتر میں جاتے ہیں اور دفاتر میں جا کر ان کو کہتے ہیں کہ notification دیں۔ آپ پبلک کو کیوں تنگ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ منسٹر صاحب! جو بھی کارروائی کرنی ہوتی ہے اس کو implement کرنے کی، تو اس کو آپ دیکھیں کہ اس پر implementation ہو جائے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب میں عرض کروں کہ صرف notification سے نہیں بلکہ یوں ہوتا ہے کہ جس وقت محکموں کے پاس جتنی جتنی vacancies ہوتی ہیں وہ پھر اس سلسلے میں اخبار میں اشتہار دیتے ہیں۔ وہ applications مانگتے ہیں اور پھر rules کے مطابق selection ہوتی ہے۔ notification کے بارے میں اس وقت میرے پاس definite information نہیں ہے، میں جلدی کوشش کروں گا کہ notification ہو جائے۔

جناب چیئرمین۔ نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان۔ یہ جو ban impose ہوا ہے اس کے لئے گورنمنٹ ہمیشہ یہ reason دیتی ہے کہ پیسے نہیں ہیں لیکن یہاں پر پیسے بھی ہیں اور vacancies بھی ہیں۔ ہمیشہ دو reasons وہ دیتے ہیں کہ پیسے نہیں ہیں یا over employment ہوئی ہے۔ یہاں پر vacancy بھی ہے اور پیسہ بھی ہے۔ اس کی کیا وجوہات ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وزیر پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بجٹ میں provision تھی لیکن دیگر سارے وسائل کے مطابق یہ مجبوری تھی۔ بہت ساری آسامیاں موجود تھیں ان سب کے لئے بجٹ میں provision نہیں تھی لیکن کچھ کے لئے بجٹ میں بھی provision تھی۔

جناب چیئرمین: مطلب ان کا یہ ہے کہ یہاں پر پیسے تھے لیکن ادھر نہیں تھے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ چونکہ مالی situation ایسی تھی کہ اس کی وجہ سے recruitment پر پابندی تھی کہ اس وجہ سے پیسے کی بچت ہو گی۔

جناب چیئرمین: خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور: جناب، وٹو صاحب نے یہ فرمایا کہ ایک دو پتا نہیں کون سے نیک بخت ہیں کہ آپ نے فوری طور پر ان کے آرڈر کئے ہیں۔ وفاق میں بلوچستان سے دو ہیں اگر وہ نام بھی آپ بتا دیں تو اچھی بات ہو گی۔

دوسری بات یہ ہے ملک بھر میں عام تاثر ہے کہ ملک کو صرف اور صرف Establishment ہی چلا رہی ہے۔ کیا واقعی یہ اتنی طاقتور ہے کہ کابینہ ہو کہ حکومت ہو، وہ ان

کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ سب سے طاقتور آپ کی Establishment ہے۔ اس میں کتنی صداقت ہے اور واقعی یہ حکومت کو چلا رہی ہے اس کی وضاحت فرما دیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو: میں عرض کروں کہ جناب اداروں کے قانون کے مطابق، رولز کے مطابق اپنے اپنے fields ہیں، ان کا اپنا اپنا میدان ہے جس میں وہ کام کرتے ہیں اور اگر اس حیثیت سے لیں تو ہر ادارہ جو ہے وہ اپنی جگہ پر اہمیت کا حامل ہے۔ پارلیمنٹ کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے اس کو کوئی کم نہیں کرسکتا۔ کابینہ کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے اور نیچے اس کے جتنی Ministries/Divisions ہیں ان کی اہمیت اپنی جگہ پر ہے لیکن یہ کہنا کہ ہر چیز Establishment چلا رہا ہے یہ میرے خیال میں درست نہیں ہے ۔ہر ادارے کا اپنا مقام ہے، ہر ادارے کے اپنے اختیارات ہیں Establishment Division کے جو اختیارات ہیں وہ Establishment Division استعمال کرتا ہے ۔ بلوچستان کے اس وقت دو سیکرٹری ہیں ایک یونس خان ہے اور ایک جمالی صاحب ہیں۔

جناب خدائے نور: یہ دونوں پہلے OSD تھے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو: وہ دونوں اب سیکرٹری بن چکے ہیں۔ آپ نے یہاں سوال اٹھایا ہے اور ہم نے اس پر عمل کیا ہے۔

جناب چیئرمین: اثر ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: اچھا ہے ہماری بات کا تھوڑا بہت اثر تو ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: انشاءاللہ بالآخر 5.3% بھی مل جائے گا آپ کو۔ جی حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے ریکارڈ درست کرنے کے لئے سوال کر رہا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ انہوں نے یہ کہا کہ کوٹہ 3.5% ہے بلوچستان کا ۔ ہم نے وہ پورا کر لیا ہے۔ میں ان کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ بلوچستان حکومت کا ریکارڈ لے لیں وہ 3.5% کے حساب سے 2400 ملازمتوں کا Federal Government میں short fall ہے اس کو وہ کب تک پورا کریں گے اور دوسری بات یہ جو Establishment Division

ہے یہ واقعی established ہے۔ اور یہ technically بلوچستان یا دیگر ایسے units کو جن کا کوٹہ بنتا ہے ان کو ناک آؤٹ کرتے ہیں یا ان کو دور رکھنے کے لئے وہ یہ طریقہ کار اختیار کرلیتے ہیں۔ کبھی بھی سو ملازمتیں یک وقت جاری نہیں کرتے۔ مثلاً تیس کردیتے ہیں، تیس میں انتیس کرتے ہیں اس میں بلوچستان کا %1 بھی نہیں آتا ہے %3.5 کے حساب سے اس طرح کرتے کراتے 2400 ملازمتوں کا short fall ہے۔ آپ اس طرح سے Establishment Division بنائیں کہ وہ ملازمتوں کا پہلے سے جائزہ لے لے وہ percentage پہلے سے رکھیں یہ جناب انتیس پوسٹیں ایک دفعہ جاری کرتے ہیں کبھی پچیس جاری کرتے ہیں ہمارا کوٹہ بنتا ہی نہیں ہے۔ نہ ہمارا بنے گا نہ فاٹا کا بنے گا نہ ناردرن ایریا کا۔ حتیٰ کہ پختونخواہ کا بھی نہیں بنتا بسا اوقات میں نے دیکھا ہے۔

تیسری بات جناب یہ کہ جب یہ advertise کرتے ہیں پوسٹیں ہمارے لوکل اخبارات میں بہت کم آتی ہیں اور اگر آتی ہیں تو وہاں وقت بہت کم رکھتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے دور دراز کے لوگ جو ہیں ان کو علم نہیں ہوتا۔ اگر علم ہوتا ہے تو وہ پہنچ نہیں سکتے، ادھر درخواست دے نہیں پاتے۔ ان تینوں مسئلوں کو جو انتہائی important مسئلے ہیں، عوامی اہمیت کے مسئلے ہیں اور یہ فیڈریشن کی spirit کو اور زیادہ مضبوط کرنے کے لئے ہیں کیا ان پر آپ غور فرمائیں گے اور کوئی ایسی ہدایت Establishment Division کو دیں گے کہ Establishment Divsion for all the units ہو۔ نہ کہ for Islamabad یا مخصوص لوگوں کے لئے ہو۔

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! مجھے فاضل ممبر صاحب کے جذبات کا بے حد احترام ہے، لیکن وہ مجھے یہ بات کہنے کی اجازت دیں گے کہ پہلے وہ خود واقعات کو assert کرتے ہیں اور assert کرکے تصدیق فرماتے ہیں کہ یہ واقعات اسی کے مطابق ہیں جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ اس کی اصلاح کریں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جو دو چیزیں انہوں نے ارشاد فرمائی ہیں وہ مجھے اگر تحریری طور پر دے دیں تو میں examine کرواکر ان کو تحریری جواب دوں گا۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اگر 30 vacancies ہیں تو 30 لیں گے، اگر 100 vacancies ہیں تو 100 لیں گے، اگر 30 ہیں تو 30

اس کوٹے کے مطابق تقسیم ہوجاتی ہیں اور کبھی یوں نہیں ہوتا کہ Federal Government کی recruitment میں کسی چھوٹے صوبے کے حقوق کو نظرانداز کیا جائے۔ میں یہ کہتا ہوں، حکومت کی پالیسی یہ ہے، Establishment Division اس پر عمل کرتا ہے لیکن اگر ان کے خیال کے مطابق اس پالیسی کے برعکس کوئی کام ہو رہا ہے تو مجھے وہ لکھ کر دے دیں، میں ساری چیز examine کرکے ان کی خدمت میں پیش کردوں گا۔ لیکن یہ ان کی assertions ہیں اور ہوسکتا ہے کہ ان کے علم میں اسی طرح لائی گئی ہوں، ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جی جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب چیئرمین! میں floor of the House پر یہ کہتا ہوں کہ جب بھی میں بات کرتا ہوں کسی بنیاد پر کرتا ہوں اور خصوصاً اس سوال پر میں documents کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں۔ میں provincial government کے تمام documents پیش کر سکتا ہوں جو Prime Minister کو انہوں نے لکھے ہیں کہ کتنی shortfall ہے اور وہ جان بوجھ کر کم ملازمتوں کو دھیرے دھیرے advertise کرتے ہیں۔ مثلاً میں آپ کو document کے ذریعے proof پیش کرتا ہوں کہ ایک دفعہ انہوں نے 22 vacancies کا اعلان کیا، پانچ دنوں کے بعد 23 vacancies کا اعلان کیا پھر 20 کا اعلان کیا، تو تینوں مرحلوں میں دس دن کا gap نہیں تھا، اس میں ہمارا ایک فیصد بھی کوٹہ نہیں آیا۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب! اس چیز کا جواب میں ابھی دے سکتا ہوں، مجھے ابھی ابھی اطلاع آئی ہے کہ اگر کسی وقت اسامیوں کی اتنی تعداد ہو کہ کوٹے کے مطابق کسی صوبے کو پوری سیٹ نہ آتی ہو تو وہ سیٹ ضائع نہیں جاتی، اگلے کوٹے میں اس سیٹ کو مکمل کر دیا جاتا ہے اور ہر صوبے کا کوٹہ مجموعی طور پر رکھا جاتا ہے اور جو انہوں نے فرمایا ہے کہ صوبے نے لکھا ہے یا ان کے پاس اس سلسلے میں کوئی ثبوت ہے تو وہ مجھے بھجوائیں، میں انشاء اللہ اس کے مطابق اقدامات کروں گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ جی مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب والا! ہمارے بھائی جالب صاحب نے جو سوال اٹھایا ہے، جناب میں نے اس سلسلے میں پہلے بھی ذکر کیا تھا، جیسے جالب فرماتے ہیں میں نے بھی یہی سوال کیا تھا کہ آیا جو دو ہزار اسامیاں آئیں گی ان میں ہمارا کوٹہ 105 ہوگا یا 103 ہوگا یا بیس بیس کر کے ہمارے کوٹے کو غائب کر دیا جائے گا۔ جناب! میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ ہمارے کوٹے کو specify کر لیں کہ اگر دو ہزار آسامیاں ہیں تو ان میں سے بلوچستان کی کتنی ہونگی اور اسٹیبلشمنٹ کو لکھ دیں کہ ہم لوگ بلوچستان کو تین فیصد یا پانچ فیصد دیں گے۔ میں دو تین دن میں ایک سوال کروں گا کہ ہمیں یہ بتا دیں کہ فیڈرل گورنمنٹ میں، سیمی گورنمنٹ میں ہمارے کتنے آدمی ہیں۔ بلوچستان میں بہت زیادہ احساس محرومی ہے۔ یہاں بلوچستان کا کوئی آدمی نہیں ہے، اب بڑی مشکل سے دو سیکرٹری بلوچستان کے لائے گئے ہیں، پتا نہیں وہ بھی کس حساب سے آئے ہیں اور وزیر صاحب کہتے ہیں کہ اس میں سینیٹر صاحب کا ہاتھ ہے ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ اسٹیبلشمنٹ میں ہمارا کوئی آدمی نہیں ہے۔ نہ ہمیں کوئی سکالر شپ ملتا ہے۔ سکالر شپ کا اس وقت اعلان ہوتا ہے جب لڑکے جانے لگتے ہیں، اس وقت اعلان کیا جاتا ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ میں اسکالرشپ بانٹ دی جاتی ہے۔ کوئی اطلاع نہیں ہوتی ہے پھر بہانہ کرتے ہیں کہ ہم نے اطلاع دی تھی کوئی آدمی نہیں آیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا بلوچستان میں ہمارے پاس کوئی آدمی نہیں ہے۔ They are not qualified, they are not qualifying the specific post. یہ بہانہ ہوتا ہے۔ میں وزیر صاحب سے گزارش کروں گا بلوچستان کے بارے میں کہ ہمارے ہاں احساس محرومی ہے۔ اس کو دور کرنے کی سعی فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! میں نے عرض کی ہے کہ بلوچستان کو کسی قسم کا احساس محرومی نہیں ہونا چاہیئے۔ ان کے حقوق کا پورے طور پر تحفظ کیا جا رہا ہے اور میں نے عرض کی ہے کہ اگر کسی جگہ پر کوئی کوتاہی ہوئی ہے اور وہ پوائنٹ آؤٹ کی جاتی ہے تو حکومت اس پر فوراً اقدامات کرے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جناب راجہ اورنگزیب صاحب۔

راجہ اورنگزیب: جناب چیئرمین! میں وزیر پارلیمانی امور کی توجہ اپنی جانب مبذول

کروانا چاہتا ہوں ' میرا سپلیمنٹری سوال ہے کہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کا کوئی کوٹہ نہیں رکھا گیا ہے اور ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کا کوٹہ پنجاب کے ساتھ ہے۔ جب پنجاب میں اسامیاں آتی ہیں اور ہمارے فیڈرل ڈومیسائل والے وہاں جاتے ہیں تو ان کو ملازمت نہیں دی جاتی جبکہ پنجاب اور پورے پاکستان کے لوگوں کو وفاق کے تمام محکموں میں ملازمت دی جاتی ہے۔ کیا منسٹر انچارج مجھے مطمئن کریں گے اور بتائیں گے کہ وفاقی دارالحکومت کے حلقے کا status کیا ہے۔

جناب چیئرمین ، جناب منسٹر برائے پارلیمانی افیئرز۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، جناب چیئرمین! یہی ایک صورت ہے کہ اسلام آباد پنجاب کے کوٹے میں آتا ہے اور اگر فاضل ممبر صاحب کو اس سلسلے میں کوئی اعتراض ہے تو اس کو examine کیا جاسکتا ہے لیکن اس وقت یہی پوزیشن ہے۔

راجہ اورنگزیب ، جناب' یہ بات نہیں ہے۔قطعاً یہ بات نہیں ہے کہ مجھے کوئی اعتراض ہے۔ میں کہتا ہوں کہ وزیر صاحب مجھے دوسری sitting میں بتا دیں لیکن کم از کم مجھے بتائیں۔

(اس مرحلے پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

Mr. Chairman : So, adjourned for 15 minutes.

(The House then adjourned for 15 minutes for Maghrib prayers)

(After the Maghrib prayers, the House was reassembled with Mr.Presiding Officer (Ch. Muhammad Anwar Bhinder) in the Chair.)

Mr. Presiding Officer: Question No. 17, Dr. Muhammad Ismail Buledi.

17. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of the posts of Secretaries, Chairman, DGs and MDs in various Ministries and Divisions, and the names and

place of domicile of the persons presently working against the said posts?

Minister Incharge of the Establishment Division:

Ministry/Division-wise requisite information is at Annex-I.

(Annexure has been placed on the table of the House and a copy has also been provided to the Member).

Mr. Presiding Officer: No supplementary. Next question No.23, Mr. Sadaqat Ali Jatoi.

23. ***Mr. Sadaqat Ali Jatoi:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the total number of officers of Secretariat Group in BPS-17 and above with their province-wise break-up; and

(b) whether the representation of Sindh province in the said group is in accordance with provincial quota, if not, its reasons?

Minister Incharge of the Establishment Division:

(a) Secretariat Group Comprises posts of Deputy Secretary (BS-19) and above. Total number of officers of the Secretariat Group in BS-19 and above as on 24-6-1999 with province-wise break-up is given in the enclosed statement.

(b) The Secretariat Group was constituted vide Establishment Division's O.M. No 2/2/75-ARC, dated 12-4-1976 (Annex-A) which does not prescribed any provincial quota for the posts of Deputy Secretary, Joint Secretary, Additional Secretary and Secretary as these posts are filled either by promotion or by transfer or by appointment on contract basis.

PROVINCE-WISE BREAK-UP OF THE OFFICERS BELONGING

TO THE SECRETARIAT GROUP AS ON 24-6-1999

BPS	Total	Punjab	NWFP	Sindh	Balochistan	FATA	NA	AJK
BS-19	231	147	29	33	05	09	04	04
BS-20	134	90	18	17	02	02	01	04
BS-21	53	34	08	07	02	01	01	-
BS-22	23	11	01	09	02	--	--	--
				(R-4, U-5)				

Note: The above information is based on the posting list of the Secretariat Group as on 24-6-1999 compiled by the PD Wing of the Establishment Division.

Annex-A

Secretariat Group

Sl. No.19

In continuation of the Establishment Division Office Memorandum No. 1/2/75-ARC, dated the 27th January, 1975, it has been decided to constitute another occupational group to be called the "Secretariat Group". The Group will comprise posts of Deputy Secretary and above in the Federal Secretariat and such posts in the Provincial Secretariats as are borne on the cadre of All-Pakistan Unified Grades.

2. The Secretariat Group will be under the administrative control of the Establishment Division and will function in accordance with the rules and procedure outlined below.

3. *Deputy Secretary.*- Appointment to the post of Deputy Secretary will be made in accordance with the following methods:-

(i) By promotion of grade 18 officers of the Office Management Group and the Secretariat Group on the recommendations of the Central Selection Board.

*(ii) By horizontal movement from other Occupational Groups of Grade 19 Officers who have been recommended by the Ministries/ Divisions, Departments or Provincial Governments and have been found fit by the Central Selection Board.

4. *Joint Secretary*.- Appointment to the post of Joint Secretary will be made as under:-

(i) By promotion of officers in the grade of Deputy Secretary on the recommendations of the Central Selection Board.

(ii) By horizontal movement of such Grade 20 officers of the various occupational groups as are recommended by the Ministries/Division. Departments, Provincial Governments etc. and are found fit by the Central Selection Board.

5. *Additional Secretary*.- Appointment to the post of Additional Secretary will be made by selection from amongst Joint Secretaries, officers of Grade 20 and above belonging to the various occupational groups, and professionally qualified person in the public sector enterprises and the private sector.

6. *Secretary (Grade 22)*.- Appointment to the post of Secretary will be made by selection from amongst Additional Secretaries, officers of Grade 21 and above in the various occupational groups and professionally qualified persons from the public sector enterprises and the private sector.

7. *Provincial Secretariats*.- All posts of Deputy Secretary and above in the provincial Secretariats borne on the cadre of All-Pakistan Unified Grades will be filled on all-Pakistan basis. The selection will be made from amongst officers of the Secretariat Group by promotion, on the recommendations of a Selection Board

*Substituted vide O.M. No.2/1/79-R 11, dated 12th June, 1979.

headed by the Establishment Secretary and consisting of all the Chief Secretaries. Officers of the Office Management Group of the Provincial Government will also be eligible for appointment by promotion to the post of Deputy Secretary in the Provincial Secretariat.

Seniority

8. *Deputy Secretary*.- Seniority would be determined from th date of continuous regular officiation as Deputy Secretary, or in a post in Grade 19, whichever is earlier.

9. *Joint Secretary*.- The seniority of a Joint Secretary which is a post in Grade 20 will be determined from the date of his continuous regular officiation in Grade 20.

10. *Additional Secretaries and Secretaries*.- The Seniority of Additional Secretaries and Secretaries will be determined from the date of continuous regular officiation in Grade 21 or 22, as the case may be.

11. *Training*.- Deputy Secretaries and Joint Secretaries appointed on the recommendations of F.P.S.C. will undergo a training course of appropriate duration before their appointment in the Secretariat.

12. In-service training will be an important factor towards determining the fitness for promotion of a Secretariat Officer to the next higher grade.

13. *General*.- Horizontal movement of officers of this Group to posts in equivalent grades in the other occupational groups will be permissible.

14. The terms and conditions of Government servants belonging to this Group will be governed, as in the case of other Government servants, by the provisions of the Civil Servants Act, 1973, and rules and orders issued thereunder from time to time.

15. this supersedes Establishment Division O.M. No.2/2/75-ARC, dated the 21st February, 1975.

(Authority.- O.M. No.2/2/75-ARC, dated the 12th April, 1976).

Sl. No.20:

It has been decided with the approval of the Prime Minister that Government servants in the following grades will now be eligible for appointment to Secretariat posts, indicated against each, by horizontal movement and without examination:-

Grade 20 .... Joint Secretary.

Grade 19 .... Deputy Secretary.

Grade 18 with 12 years service in

Grade 17 and above............................ Deputy Secretary.

2. The appointment will however, be made if they are considered fit for these posts by the Central Selection Board.

Mr. Presiding Officer: I think, the other questions are regarding Commerce, Finance and Economic Affairs. So, all the questions relating to Ministry of Commerce, Finance and Economic Affairs are deferred for the next rota day.

Syed Aqil Shah: Mr. Chairman, I would like to draw your kind attention to page No.4 Question No.2

یہ پہلے چھوڑ گئے تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کونسا؟

All the Questions relating to Ministry of Commerce, Finance and Economic Affairs and Cabinet Division are deferred till the next rota day.

سید عاقل شاہ۔ اس میں یہ پوچھا گیا تھا۔۔۔

Mr. Presidisng Officer: Which question.

Syed Aqil Shah: Question No.2.

Mr Presiding Officer: That related to Cabinet Division. Do you want to ask this question on behalf of Syed Iqbal Haider.

Syed Aqil Shah: Yes sir. I want to ask this question.

Mr. Presidisng Officer: Yes please.

سید عاقل شاہ۔ جناب عرض یہ ہے کہ it is simply asked to tell the names.

Mr. Presiding Officer: Please just call the number of the question.

Syed Aqil Shah: Question No.2.

Mr. Presiding officer: Answer taken as read and the reply is not received. Do you want to say something about reply not received.

سید عاقل شاہ۔ yes sir. جناب بات یہ ہے کہ اس میں simply یہ پوچھا گیا ہے کہ منسٹر صاحبان کے نام بتائے جائیں۔ان کے portfolios بتائے جائیں اور ان کے privileges بتائے جائیں۔وہ کہتے ہیں

reply not received. Now do they not have the names of the ministers and their portfolios?

Mr. Presiding Officer: Minister for Parliamentary affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ میرے خیال میں یہ سوال کسی اور دن پر آنا تھا۔ کیونکہ میرے ساتھ کیبنٹ ڈویژن سے کسی نے رابطہ نہیں کیا اور اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کی جو میرے پاس لسٹ تھی۔ اس میں فنانس منسٹری اور کامرس منسٹری کے سوالات تھے اور Establishment Division کے سوالات تھے۔ کیبنٹ ڈویژن کا اس میں کوئی سوال نہیں تھا۔میں

انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ next rota day پہ اس کا تفصیلاً جواب دوں۔

سید عاقل شاہ۔ جناب یہ next rota day پہ نام بتائیں گے۔

Mr. Presiding Officer: Yes, he will.

میاں محمد یسین خان وٹو۔ آپ نے جو سوال کیا ہے ۔اس کے مطابق انشاء اللہ ۔

Mr. Presiding Officer: Yes answer would be there.

Syed Aqil Shah: Sir, this has become a practice with them

ناب عرض یہ ہے کہ جس سوال کا جواب یہ نہ دینا چاہیں کہتے ہیں reply not received یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ۔

Mr. Presiding Officer: This question would be answered on the next rota day.

Syed Aqil Shah: OK.

چوہدری اعتزاز احسن۔ بصد احترام جناب آپ نے next rota day فرما دیا ہے۔ جناب بات یہ ہے یہ سوال ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ سوال میں پوچھا گیا ہے کہ وزراء کے نام، یعنی وزراء اور وزراء کا درجہ رکھنے والے جتنے اصحاب ہیں۔ ان کا نام اور ان کا پتہ کچھ اور نہیں پوچھا۔ وزراء کے نام اور وزراء کے جو addresses ہیں۔ یہ سوال صرف اس کے بارے میں ہے۔ اور اس کا جواب یہ نہیں دے سکے۔ آج یہ لسٹ پہ ہے۔ Next rota day جب آئے گا تو یہ ہمارا سیشن ختم ہو چکا ہو گا۔

Mr. Presiding Officer: Alright, we will fix the date for this question.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جی ہاں یہ فرما دیں۔ مانگا کیا ہے کچھ بھی نہیں مانگا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ منگل کے روز کر لیں ۔ This question would be included in the question list on Tuesday.

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اگر آپ کو پتا ہے تو پھر تو کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! آپ کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ یہ بہت آسان سا سوال تھا۔ یہ اس لئے اس کو ادھر ادھر کر رہے ہیں کہ کچھ حقائق لوگوں کے سامنے آئیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ منگل کو آ جائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب بلوچستان کی کوئی نمائندگی نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ڈاکٹر صاحب منگل کو آ جائیں گے۔ بلوچ صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین ---

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Order please.

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین یہ پاس ہی کیبنٹ ڈویژن ہے۔ اگر یہ نہیں دے سکتے تو نیشنل اسمبلی کے کسی بھی سیکرٹیری سے یا سروس سنٹر والوں سے پوچھ لیں۔ لیکن برائے مہربانی بلوچستان کے حوالے سے اگر کوئی فیڈرل منسٹر ہے۔ ان کا نام اتا پتا کہیں کسی کونے میں چھپا ہوا ہو گا۔اس کا بھی ضرور ذکر کیجئے گا۔

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES

1. Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Commerce be pleased to state the details of the re-establishment of the COMMERCIAL COURTS?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: The composition of the Commercial courts has been revised vide Finance Act, 1999. (Annexed). A proposal in the

Trade Policy 1999-2000, that the Justice Division may take steps for early establishment of the Courts at Karachi and Lahore, has also been approved by the Cabinet.

Annex

REGISTERED NO.M-302

L.7646

The Gazette of Pakistan

EXTRAORDINARY

PUBLISHED BY AUTHORITY

ISLAMABAD, WEDNESDAY, JUNE 30, 1999

PART I

Acts, Ordinances, President's Orders and Regulations

NATIONAL ASSEMBLY SECRETARIAT

Islamabad, the 30th June, 1999

No. F.22(23)/99-Legis.- The following Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) received the assent of the President on the 29th June, 1999, and is hereby published for general information:-

ACT NO.IV OF 1999

An Act to give effect to the financial proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 1999, and to amend certain laws.

WHEREAS it is expedient to make provision to give effect to the financial

proposals of the Federal Government for the year beginning on the first day of July, 1999, and to amend certain laws for the purposes hereinafter appearing;

It is hereby enacted as follows:-

1. **Short title, extent and commencement.**- (1) This Act may be called the Finance Act, 1999.

(2) It extends to the whole of Pakistan.

(3) It shall come into force at once except clause (1) of section 3 and clauses (3) and (5) of section 10 which shall come into force on such date as the Federal Government may, by notification in the official Gazette, appoint and different dates may be so appointed for different clauses.

2. **Amendment of Act XX of 1941** - The following further amendments shall be made in the Professions Tax Limitation Act 1941 (XX of 1941), namely:-

(1)(a) in the long title, for the word "fifty" the words "one hundred thousand" shall be substituted; and

(b) for the preamble the following shall be substituted, namely:-

"WHEREAS Article 163 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan provides that a Provincial Assembly may impose taxes, not exceeding such limits as may be fixed by an Act of Majlis-e-Shoora (Parliament), on persons engaged in professions, trades, callings or employments, and no such Act of the Assembly shall be regarded as imposing a tax on income;

AND WHEREAS it is expedient to fix the maximum limit of tax payable by persons engaged in professions, trades, callings or employments;"

(2) in section 1, in sub-section (3), for the words, figures and commas "on the

1st day of April, 1942" the words "at once" shall be substituted; and

(3) in section 2, for the word "fifty" the words "one hundred thousand" shall be substituted.

3. **Amendment of Act I of 1944.-** The following further amendments shall be made in the Central Excises Act, 1944 (I of 1944), namely:-

In the said Act,-

(1) in section 3, after sub-section (10), the following new sub-section shall be added namely:-

"(11) Notwithstanding anything contained in this Act, with the prior approval of the Federal Government, the Central Board of Revenue may, subject to such conditions, limitations or restrictions as it may deem fit to impose, by notification in the official Gazettee, specify goods or class of goods, services or clas of services for the purposes of allowing credit of any duty of excise, whole or in part, paid on such inputs, as it may specify, against the final liability of duty.";

(2) in section 35, in sub-section (2), for the words "one hundred rupees" the words "one thousand rupees or ten per cent of the duty involved whichever is less" shall be substituted;

(3) for section 35E, the following shall be substituted, namely:-

"35E Powers of Board or Collector of Central Excise to pass certain orders.- (1) The Central Board of Revenue or the Collector of Central Excise may, within his jurisdiction, call for and examine the authorization either wholly or to such extent as may be so specified.".

5. **Amendment of XXXIX Act of 1950.-** In the Imports and Exports (Control) Act, 1950 (XXXIX of 1950), in section 5A,-

(i) for sub-section (2) the following shall be substituted, namely:-

"(2) A Commercial Court shall consist of a person who is, or has been either a Session Judge or a High Court Judge, who shall be the Chairman, and two members to be appointed by the Federal Government among-

(a) the officers of the Ministry of Commerce not below the rank of Joint Secretary;

(b) the officers of the Export Promotion Bureau not below the rank of Director General; or

(c) businessmen or executives whose names appear on the panel of such persons to be drawn by the Federal Government in consultation with the Federation of Pakistan Chambers of Commerce,"; and

(ii) for sub-sections (8) and (9) the following shall be substituted, namely:-

"(8) An appeal may be filed against the decision of the Commercial Court to the High Court within thirty days.

(9) No act or proceedings of a Commercial Court shall be invalid by reason only of the absence of one or more members, or the existence of any vacancy amongst its members, or any defect in its composition:

Provided that the Court shall not hear a case in the absence of the Chairman,".

6. Amendment of Act XVII of 1952.- In the House Building Finance Corporation Act, 1952 (XVII of 1952), in section 30, for the Explanation the following shall be substituted, namely:-

"Explanation,- Where the extent of the liability of the borrower or the partner and the surety of either of them to which the application relates exceeds pecuniary jurisdiction of District Courts, this section shall, in its application, have

effect as if reference therein to "District Judge" were reference to "High Court"."

7. **Amendment of Act XXXIII of 1956.-** In the State Bank of Pakistan Act, 1956 (XXXIII of 1956), for section 23 and the Explanation appended thereto, the following shall be substituted, namely:-

"23. Purchase and sale of foreign exchange.- The Bank may buy from or sell to any person, whether in Pakistan or abroad, approved foreign exchange at such rates of exchange at such places and on such conditions at it may determine from time to time."

2. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the details of the latest rate of exchange fixed by the Government for encashing US Dollars into Pak Rupees from those foreign exchange accounts which were frozen on or after 28th May, 1998, and

(b) whether Income Tax, Wealth Tax. etc. is leviable on such encashments, if so, its details?

Mr. Muhammad Ishaq Dar: (a) In accordance with State Bank of Pakistan's F.E. Circular No.8 of 18th May, 1999, a market based unified exchange rate has been adopted which may vary from day to day. The rate of exchange for the purpose of encashing US dollars into Pak rupees from the foreign currency accounts which were frozen after the Pak Nuclear explosion, on 28th May, 1998 was Rs.51.5038 per US dollar as on July 22, 1999.

(b) The encashment of dollars into Pak rupees from the frozen Foreign Currency Accounts are exempt from Income Tax vide SRO No.871(1)/98 dated 5-8-1998. Wealth tax exemption has been granted in the year of conversion and the

following five years vide CBR's notification No.872(5)/98 dated 5-8-1998.

Mr. Presiding Officer: Now, we take up the leave applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سردار منصور احمد خان لغاری نے ذاتی وجوہات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مس فضہ جونیجو ملک سے باہر ہیں اس لئے انہوں نے مورخہ ۲۹ تا ۳۰ جولائی کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ مخدوم جاوید ہاشمی نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے کی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ ۲۹ جولائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

Now what is the agreement about the procedure. Yes, Leader of the Opposition.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب! میں عرض کرتا ہوں کہ صورتحال یہ ہے کہ بنیادی طور پر یہ سیشن ہم نے یعنی اپوزیشن نے بلایا تھا اور جب یہ سیشن بلایا تھا تو جو بنیادی تذبذب سب لوگوں کو تھا، وہ Washington Accord سے متعلق تھا، کارگل کی صورتحال پر تھا کہ کارگل میں کیا کچھ ہوا اور باقی سارا معاملہ جو واشنگٹن میں چار جولائی کے معاہدے پر منتج ہوا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ چوہدری صاحب! sorry for the interruption کچھ messages from the National Assembly آئے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو پہلے میں وہ پڑھ لوں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Presiding Officer: We have received a message from the Secretary National Assembly.

In pursuance of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1992, the Secretary has informed that the National Assembly has passed the Companies (Amendment) Bill, 1999 on 30th of June, 1999, a copy of the Bill as passed by the National Assembly is transmitted. So, this message is received.

Next is; in pursuance of Rule 132 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1992, the Secretary has informed that the National Assembly has passed the Constitutional (16th Amendment) Bill, 1999, on 27th of July, 1999. So, we have received two messages from the National Assembly.

Yes, please.

چوہدری اعتزاز احسن۔ تو میں یہ گزارش کررہا تھا کہ آئندہ چند دنوں کی کارروائی سے متعلق جو بات چیت ہوئی چیئرمین صاحب کے چیمبر میں، اس کے بارے میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ جو میں سمجھا ہوں اور میرے دوست سمجھے ہیں وہ یہ ہے کہ سیشن تو ہم نے بلایا تھا اور ہمیں تذبذب تھا، ہمیں بہت اندیشے اور بہت وسوسے ہیں اس معاملے میں کہ واشنگٹن میں جا کر وزیر اعظم صاحب نے بات چیت کی اور بالآخر ایک ڈیکلیریشن وہاں سے جاری کیا گیا۔ بہر حال! ہم بنیادی طور پر اس سے متعلق تمام عوامل کے بارے میں حکومت سے جاننا چاہتے ہیں، ابھی اور اسی وقت۔

چیئرمین صاحب کے چیمبر میں جو ملاقات ہوئی، اس میں راجہ صاحب بھی موجود تھے اور میاں یٰسین وٹو صاحب بھی رونق افروز تھے۔ وہاں یہ بات طے ہوئی کہ حکومت نے requisitioned اجلاس طلب کیے جانے سے پہلے صدر صاحب کو یہ تجویز کیا اور انہوں نے یہ

اجلاس بلالیا ہے ۔ اس وقت ایجنڈا بنیادی طور پر حکومت کا چل رہا ہے ۔ آج کے ایجنڈے میں دو مشکلات واضح طور پر سامنے آئی ہیں ' ایک تو question hour کے بارے میں کیونکہ جناب اسحاق ڈار صاحب یہاں موجود نہیں ہیں ' انہوں نے کہا کہ وہ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں ۔ ہم نے کہا چلئے question hour کو ذرا shrink کیا جاسکتا ہے ' اس کو مختصر کر لیا جائے ۔ اس کے بعد دوسرا سوال بنیادی طور پر legislation کا تھا جو آج introduce ہوگی لیکن اس پر دوست بحث کرنا چاہتے ہیں اور کل اس کو ہم finally take up کریں گے ۔

تیسرا اور بنیادی سوال بریفنگ کا تھا ۔ جہاں تک ہم سمجھ پائے ہیں راجہ صاحب اور میاں صاحب ہمیں تاریخ بتائیں گے ' منگل ہو یا بدھ ہو کیونکہ سوموار Private Members' Day ہے۔ منگل یا بدھ یہ ہماری بریفنگ کروا سکتے ہیں اور ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ باقاعدہ meaningful بریفنگ ہوگی' ویسی بریفنگ نہیں ہوگی جیسی ہمیں ایک کمرے میں دی گئی یا جو ہماری اطلاع ہے' ہمارے دوستوں' اراکین پارلیمنٹ اور colleagues کو جیسی بریفنگ نیشنل اسمبلی میں دی گئی۔ وہ بریفنگ بالکل ایسی تھی جیسے کہ اخباروں میں چھپی ہوئی خبروں کی cuttings لے کر' اکٹھی کرکے اور ان کو مربوط کرکے وزیر خارجہ صاحب نے بیان فرما دیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ایسی meaningful briefing ہو کہ جو عوامل' حالات اور واقعات کے پس پردہ ہیں ' حقیقتاً پس پردہ ہیں سامنے آئیں۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر وزیر اعظم کا فیصلہ کر دینا 'to rush to Washington کیا وجہ تھی؟ اس کے پیچھے کیا عوامل تھے؟ وہ ان سب چیزیں کو حقیقتاً بتانا چاہیں تو پھر ہم راضی ہو سکتے ہیں اگر انہوں نے وہی باتیں بتائی ہیں کہ جو اخباروں میں چھپ چکی ہیں' columns میں آ چکی ہیں تو پھر کیمرہ کی ضرورت نہیں ہے' پھر سب سنیں اور وہ ہمیں brief کریں۔ اس کے بعد بحث ہو گی۔ یہ سیشن اگلا ہفتہ بھی مکمل کرے گا' اس کے بعد اگر بحث نامکمل رہی تو جو تیسرا ہفتہ شروع ہو گا یا تو وہی سیشن چلے گا یا پھر جو requisitioned session ہے اس کو بھی آئینی اعتبار سے Article 54 کے تحت بلانا لازم ہے' وہ چیئرمین کی رولنگ کے تحت ہو گا۔ اس سے اگلی سوموار سے requisitioned session شروع ہو جائے گا۔ میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ آج جب کچھ دوستوں نے points of order اٹھانے ہیں' جن کے بارے میں بھی یہ طے ہوا ہے کہ notices دے دیئے ہیں کہ ہم یہ یہ points of order اٹھانا چاہتے ہیں لیکن میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا تھا اور آپ نے مجھے موقع دیا میں مشکور ہوں کہ بنیادی مقصد اس

سینٹ کو بلوانے کا، سارے senators کو یہاں کوشش کر کے حاضری دینے پر مجبور کرنے کا کارگل کے معاملات کو زیر بحث لانا تھا، اس پر ہم کوئی اتنے راضی نہیں کہ سارے Sessions بلاتے رہیں لیکن ہمارا مقصد بنیادی طور پر کارگل کے بارے میں حقائق جاننا ہے اور کارگل کا جس انداز میں وہ سارا جو معاملہ ہے فی الحال وقتی طور پر بظاہر اختتام پذیر ہوا ہے وہکیا معاملات ہیں اور اس ساری چیز کو ہم جاننے کا حق رکھتے ہیں اور اس میں کس طرح فیصلے کئے گئے، کس کس نے فیصلے کئے، کیوں فیصلے کئے۔ بہرحال میں اس میں نہیں جانا چاہتا، بہت سے سوالات ہیں، بہت سے حقائق ہیں جن سے ہم بھی پردہ اٹھائیں گے، بہت سے معاملات ہیں جن کو ہم بھی اٹھائیں گے لیکن کارگل سے ہماری نگاہ نہیں ہٹ رہی، بالکل نہیں ہٹ رہی لیکن دریں اثناء چونکہ حکومت نے اپنا ایک سیشن طلب کر لیا ہے اس لئے ان کے ایجنڈے پر اس وقت تک ہم بادل نخواستہ اور با امر مجبوری چل رہے ہیں، dragging our feet کہ یہ سب سے اہم معاملہ ایک طرف رکھا ہوا ہے اس کی بجائے ہم دوسرے معاملات کر رہے ہیں۔ بہرحال ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ انہوں نے وعدہ کیا اور ہم یقین کرتے ہیں راجہ صاحب سے بھی اور میاں صاحب سے بھی کہ اگلے ہفتے میں باقاعدہ briefing ہوگی۔ ہم توقع کرتے ہیں کہ meaningful briefing ہوگی اور وزیر خارجہ صاحب تشریف لا کر اس پر بات کریں گے۔

ہم نے ان کو یہ بھی عرض کیا ہے کہ ہم یہ بھی توقع کرتے ہیں کہ یہ معاملہ ایسا ہے کہ وزیر اعظم صاحب بھی خود اس ہاؤس میں تشریف لائیں گے، اس بحث میں حصہ لیں گے، اس کو سنیں گے، اس پر بات کریں گے۔ یہ ہماری توقع ہے کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے کہ صرف چھوٹے سے گروہ میں یا گروپ میں یا دوچار لوگوں میں چودہ کروڑ لوگوں کے یا کشمیر کے فیصلے نہیں ہو سکتے۔ ابھی تک میری دانست کے مطابق، یہ باتیں طے ہوئی ہیں اور ان کے بارے میں یہ ہماری توقعات ہیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! جب ہم چیئرمین صاحب کے چیمبر میں اکٹھے ہوئے اور باقی جماعتوں کے سربراہان بھی موجود تھے تو سینیٹر اعتزاز احسن صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا، باقی باتوں کے علاوہ بنیادی طور پر یہ جو کشمیر کے ایک حصہ پر پچھلے دنوں tension تھی وہاں

جنگ کی کیفیت رہی ہے اس بارے میں ان کی خواہش تھی کہ اس کی ایک meaningful briefing ہونی چاہیئے۔ ہمیں یہ اندازہ نہیں ہے کہ جب وہ meaningful کہتے ہیں تو اس کی interpretation کیا ہے لیکن ہم کوشش یہ کریں گے کہ ان واقعات، حالات اور developments جن کو جاننے کی ان کو خواہش ہے ان کے بارے میں ان کو بریف کیا جائے۔ وہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ بلاوجہ ان سے چھپانے کی کوشش کی جائے اور اس لئے جب وزیر خارجہ واپس آئیں گے تو انشااللہ ان کے ساتھ وقت طے کرکے ہماری خواہش یہ ہوگی کہ اگلے ہفتے وہ بریفنگ ہو اور وہ بریفنگ مکمل ہو اور جو توقعات ان کو ہیں ان کے مطابق اس کا arrangement کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آج کے دن میں تو interested تھا اس بات کے لئے کہ آج یہ Points of order جو ہیں یہ ہوجائیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: points of order ہیں اور جو آئٹم نمبر پانچ ہے یہ لالیکا صاحب introduce کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تین اور چار۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب تین deferred ہے چار جو ہے یہ withdraw کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو میرا خیال ہے کہ پہلے ان کو dispose of کرلیں۔

No.3 is deferred , please move No.4

Mian Muhammad Yasin Khan Wattoo: Sir, I beg to move for leave to withdraw the Bill to regulate transfusion of safe blood and blood products [The Islamabad Transfusion of Safe Blood Bill, 1998], under Rule 104 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1998.

Mr. Presiding Officer: I put the motion directely to the vote of the House. The motion is that the leave be granted to withdraw the bill to regulate

the transfusion of the safe blood and blood products [The Islamabad Transfusion of Safe Blood Bill, 1998] under Rule 104 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1998.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: The Bill has been withdrawn. We pass on to item No.5.

اس کے بعد صرف points of order ہوں گے - Yes. let him introduce the bill. یہ صرف move ہونے دیں move ہونے کے بعد آپ کی باری ہے - زاہد خان صاحب یہ move ہونے دیں اس کے بعد آپ کی باری ہے - جی-

Mian Abdus Sattar Laleka- I beg to move that the bill to provide for the establishment of the Pakistan Oilseed Development Board [The Pakistan Oilseed Development Board Bill,1995], as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once.

Mr. Presiding Officer: The motion moved is that the bill to provide for the establishment of the Pakistan Oilseed Development Board [The Pakistan Oilseed Development Board Bill, 1995] as reported by the Standing Committee be taken into consideration at once. So the bill stands moved and after the point of order we will take up this bill. Yes please, Mr. Zahid Khan.

جناب محمد زاہد خان، جناب میرا جو موشن ہے یہ privilege کا ہے - آپ کے پاس پہنچ چکا ہے تو میں اس کو پڑھ کر آگے بولوں گا-

Mr. Presiding Officer: I was not aware of this privilege motion otherwise I would have taken it first of all. Alright we take up this privilege motion. Please move your privilege motion. .

جناب محمد زاہد خان، شکریہ جناب- میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ نذیر ناجی کے

کالم " سویرے سویرے " سے جو کہ روزنامہ "جنگ" بتاریخ 29 جولائی 1999ء میں شائع ہوا ہے' ہمارا اور پورے پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ جناب عالی مذکورہ کالم میں مصنف نے ہماری پارٹی کے متعلق ایسے ریمارکس لکھے ہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے ہمیں اور ہماری پارٹی کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے ۔ کالم نگار حکومت کا تنخواہ دار ملازم ہے اور پارلیمنٹ اور پارلیمنٹیرین کے بارے میں اس کے ریمارکس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔ لہذا اس تحریک کو منظور کرکے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب زاہد خان نے تحریک پیش کی ہے نذیر ناجی کے کالم "سویرے سویرے" سے جو کہ روزنامہ "جنگ" بتاریخ 29 جولائی 1999ء میں شائع ہوا ہے' پورے پارلیمنٹ کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور مذکورہ کالم میں مصنف نے ان کی پارٹی کے متعلق ایسے ریمارکس لکھے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ۔ ان کو اور ان کی ساری پارٹی کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے کالم نگار حکومت کا تنخواہ دار ملازم ہے اور پارلیمنٹ اور پارلیمنٹیرین کے بارے میں اس کے ریمارکس سے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا اس تحریک کو منظور کرکے استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

Yes please, is it opposed, this privilege motion?

میاں محمد یسین خان وٹو: میں یہ عرض کروں گا کہ اس وقت مشاہد حسین صاحب موجود نہیں ہیں۔ تو مجھے امید ہے کہ کل تک ان سے رابطہ ہو جائے گا' تو میں ان کے موشن کی کاپی لے کر ان سے بات کر کے بتاؤں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: تو اس کو پھر کل پر رکھ لیں۔

میاں محمد یسین خان وٹو: ہاں جی کل پر رکھ لیں۔

جناب محمد زاہد خان: جناب ان کا تو اس سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Please hear him. Five persons or six persons are speaking at a time, you can't hear yourself then. Please listen to him.

میاں محمد یٰسین خان وٹو : میں ایک عرض کرتا ہوں کہ جناب والا concerned ministry جو ہے اس کو یہ نوٹس ہوگیا ہے، لیکن میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کل اگر وہ نہیں ہوئے تو میں جواب دے دوں گا۔ تو اگر کل اس کا جواب دے دیں تو یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ وہ خود ہی اصرار کیا کرتے ہیں کہ Minister concerned ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

Mr. Presiding Officer: Deferred for tomorrow Zahid Khan. This has been moved, this is to be replied tomorrow.

جناب محمد زاہد خان : جناب میری عرض سنیں ناں، آپ کیوں defer کر رہے ہیں جبکہ already اس کے خلاف نیشنل اسمبلی میں Privileges Committee میں فیصلہ ہوچکا ہے۔

Mr. Presiding Officer: But that decision is not binding on the Senate. You have to take your own decisions.

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب چیئرمین ! میں عرض کروں کہ میں اسے oppose نہیں کر رہا، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ مشاہد حسین اس سلسلے میں ممکن ہے کہ ان کے سامنے کوئی explanation دے سکیں جس سے وہ مطمئن ہوجائیں۔ تو اس لئے اس کو کل پہ رکھ لیا جائے۔

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: I think there is no harm. It will be taken up tomorrow. We now proceed on points of order.

چلیں point of order شروع کیجیئے، بسم اللہ کیجیئے، زاہد خان صاحب۔ اور یہ موشن کل آئے گا، after the question hour, first item.

جناب محمد زاہد خان : جناب میرا point of order sports پہ ہے۔ جناب جیسا کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ پچھلے دنوں کرکٹ بورڈ کو توڑ دیا گیا اور کچھ نئے لوگوں کو nominate کیا گیا۔ جناب چیئرمین ! میں کیونکہ اس کمیٹی کا ممبر بھی ہوں اور ہماری اس کمیٹی کے چیئرمین صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ایسے کچھ تلخ حقائق ہیں جو کہ میں ہاؤس کے سامنے لانا چاہتا

ہوں۔ جناب مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ Cricket Board of Pakistan ہے کہ یہ Cricket Board of Punjab ہے۔ اگر یہ Cricket Board of Pakistan ہے تو پھر اس کا Headquarter لاہور میں کیوں ہے، نمبر ایک اور دوسرا یہ کہ کیا اس پہ حق صرف پنجابیوں کا ہے یا اس ملک میں رہنے والے چاروں صوبوں کے عوام کا ہے۔ ابھی جو nominations ہوئی ہیں، جناب اس میں بھی جو دو بندے لئے گئے ہیں وہ بھی پنجاب سے ہیں۔ اب دوسری بات سنیں جناب کہ ہاکی کا headquarter بھی لاہور میں ہے، فٹ بال کا headquarter بھی لاہور میں ہے۔ کیا پاکستان ایک federation ہے یا صرف پنجابستان ہے اور پنجابستان کے حقائق آپ کے سامنے ہیں کہ گیارہ سال حکومت کرنے کے بعد جو تلخ حقائق سامنے آئے تھے --- وہ آج جاکر ان کی قبروں پہ روتے ہیں، ان کے بیٹوں کو آکر سیلوٹیں مارتے ہیں۔ کیا یہ چیز پھر دہرانا چاہتے ہیں۔ جناب اب جو نئی ٹیم باہر کے دورے پرگئی ہے اس میں بلوچستان سے تو ایک بندہ بھی نہیں ہے۔ ہمارے صوبے سے صرف ایک لڑکا ہے اور باقی سارے پنجاب سے ہیں یہ کیا ہے۔

اسی طرح اگر آپ ہر ایک ادارے کو دیکھیں، ہر ایک ادارے کے اندر چلے جائیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ پاکستان نہیں ہے یہ پنجابستان ہے اور باقی جو تین چھوٹے صوبے ہیں وہ اس کے غلام ہیں۔ آپ اسی لئے یہ نہیں بتانا چاہتے کہ یہاں کتنے وزیر ہیں کہ ہمارے صوبے سے ایک وزیر ہے اور بلوچستان سے ایک بھی نہیں ہے، سندھ سے آدھا آدھا کرکے ایک وزیر ہے۔ اور جناب کرکٹ بورڈ کے متعلق میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب ہم نے پوچھا اس میٹنگ میں کہ جو آپ کی Selection Committee ہے اس کے ممبران کہاں کہاں سے belong کرتے ہیں، تو پتہ چلا کہ ہمارے اور بلوچستان کے آدھے آدھے ممبر تھے۔ آدھا ووٹ بلوچستان کا تھا اور آدھا ووٹ پختونخواہ کا تھا اور دو ووٹ پنجاب کے تھے اور ایک سندھ کا تھا۔ ہماری نمائندگی نہیں تھی۔ ابھی بھی نہیں ہے۔

اب میں ہاکی کی بات کرتا ہوں۔ چیئرمین اس کے جمالی صاحب ہیں، فیصلے اختر رسول کرتے ہیں لاہور میں بیٹھ کر اور کھلاڑیوں کو nominate کرکے باہر بھیجتے ہیں۔ جناب ہم یہ زیادتی کب تک برداشت کریں گے۔ کب تک یہ بات چلے گی۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ بلوچستان سے فیڈرل سیکرٹریز بھی ہیں۔ آپ بتائیں کتنے سیکرٹریز ہیں۔ سارے کا سارا پنجابستان آپ نے بنایا ہوا ہے فیڈرل کو بھی۔ یہاں وزراء آپ کے سارے

پنجابی ہیں۔ یہاں پر فیڈرل سیکرٹریز سارے آپ کے پنجابی ہیں۔ کرکٹ میں جائیں تو سارے پنجابی بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ جہاں بھی جائیں، ہم پورٹ قاسم گئے، خدائے نور صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں، پورٹ قاسم میں کوئی بھی چھوٹے صوبے کا بندہ نہیں ہے۔ کسی بھی ادارے میں جو وفاق سے تعلق رکھتا ہے اس میں کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ حکومت کیا message دینا چاہتی ہے۔ موجودہ حکومت والے کیا پیغام دینا چاہتے ہیں، کیا کرنا چاہتے ہیں۔ کیا وہ تاریخ دہرانا چاہتے ہیں جو گیارہ بارہ سال ہمارے سامنے رہی ہے۔ پھر روئے گا، پھر آنسو بہائے گا پھر سیلوٹ بھی مارے گا۔ لہذا ایسی چیزوں سے اجتناب کیا جائے۔ یہ ہیڈکوارٹر جتنے بھی ہیں سارے کے سارے شفٹ کئے جائیں۔ ابھی جس شخص کو nominate کیا گیا ہے اس کو ہاکی یا کرکٹ کے بارے میں کیا پتہ ہے۔ کس بنا پر کرکٹ بورڈ کا چیئرمین بنا دیا، اس لئے کہ احتساب الرحمان کا بھائی ہے۔ اس لئے کہ احتساب کے لئے جا کر لوگوں سے پیسے لیتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ ان سے پیسے لے کر ملک کو پھر بدنام کریں۔ ایک دن ایک بیان آتا ہے دوسرے دن دوسرا بیان آتا ہے۔ ایک دفعہ کہتے ہیں کہ فارغ کر دیا ہے دوسری دفعہ کہتے ہیں کہ نہیں کیا ہے۔ ہم نے ان سے بات کی ہے، ان سے ملاقات کی ہے۔ ان سے جوا کھیلنے کا کوئی ثبوت حاصل نہیں ہوا۔ اس کے لئے کیا مجیب الرحمان کے علاوہ کوئی اور بندہ نہیں تھا۔ کوئی نظر نہیں آرہا تھا ان کو۔ ایسے لوگوں کو چھوٹے صوبے سے لے لیتے۔ کئی بار تو پنجاب کے لوگ ان عہدوں پر بیٹھ چکے ہیں ابھی کوئی چھوٹے صوبے سے لے لیتے۔ ابھی آپ کے کتنے کرکٹر ہیں۔ اگر آپ کو نہیں پتہ تو میں بتاتا ہوں۔ اور یہ جو ہمارے بھائی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ جناب، ایمبیسڈر ایک بھی نہیں ہے ہمارے صوبے کا۔ ایک ہے لاہور کا رہنے والا ہے اور ڈومیسائل بلوچستان سے بنایا ہوا ہے۔ سندھ کے دو بندے ہیں اور اٹھارہ کے اٹھارہ پنجاب سے ہیں۔ آپ مجھے بتا دیں کہ یہ پنجابستان ہے کہ پاکستان ہے۔ اگر یہ پاکستان ہے اور فیڈریشن ہے تو سب کا حق بنتا ہے، سب کا حق اتنا بنتا ہے جتنا پنجاب کا بنتا ہے۔ اگر کوئی غلام بنانے کی کوشش کرے گا تو اس کا رزلٹ پھر سامنے آئے گا جو پہلے آچکا ہے۔ اگر یہ لوگ باز نہیں آئیں گے تو پھر آئے گا اور اس کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر : میں ایک واقعہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ یہ ہے پاکستان ٹیلی ویژن کا ایک پروگرام جو کہ چند دنوں پہلے پی ٹی وی ورلڈ پر نشر کیا گیا۔ اس کا عنوان تھا "ہیروز آف دی کارگل" ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک لحاظ سے ایک انتہائی اہم اور سنجیدہ پروگرام تھا اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ ہم اپنے ان تمام ہیروز کو جو شریک ہوئے ہیں ان کی عظمت کو بھی سلام کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر عظیم قربانیاں دی ہیں اور پاکستان ٹیلی ویژن کو بھی جو اس سارے معاملے میں نہایت ہی خاموشی کا کردار پہلے ادا کرتا رہا ہے یہ ایک موقعہ تھا کہ ان کو خراج تحسین پیش کیا جاتا۔ اس پروگرام میں جناب چیئرمین، ان ہیروز کے جو لواحقین تھے، بہت قریبی بھائی، بہن، بیٹے، بچے انکو بھی بلایا گیا تھا۔ افسردہ ماحول تھا اس میں نہ صرف وہ لوگ جو وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے ان کی آنکھیں پرنم تھیں بلکہ ہزاروں لوگوں نے، یا لاکھوں لوگوں نے جنہوں نے یہ پروگرام دیکھا ہو گا ان کے بھی یہی جذبات تھے۔

جناب والا، جو افسوس ناک بات ہے وہ یہ ہے کہ ایسے مواقعہ پر اگر کوئی قومی ترانہ بجایا جاتا یا قومی ترانہ پیش کیا جاتا، جیسے کہ ایک ہوا ہے وہ تو اس موقعہ کی مناسبت سے ٹھیک تھا لیکن یہ پاپ سنگرز کے گروپس کو وہاں پر بلانا اور ان کا انتہائی گھٹیا حرکتیں وہاں پر کرنا اور ایسے اشارے کرنا جو کسی خوشی کے مقام پر کئے جاتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان شہیدوں کی بھی توہین ہے اور ان رشتہ داروں کی بھی اور وہ دوست اور وہ لوگ جو وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی نہ صرف توہین کی گئی بلکہ دل شکنی کی گئی ہے۔ میں یہ جاننا چاہوں گا کہ وہ کون ذمہ دار لوگ تھے جو پہلے کارگل میں اپنی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہمارے بہترین مجاہدین اور کنٹرول لائن پر موجود اچھے سپاہیوں اور افسروں کی شہادتوں کا باعث بنے۔ جو شہادتیں ہوئی ہیں وہ بھی اس نالائق حکومت کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ اس کے بعد پی ٹی وی پر جو پروگرام پیش کیا گیا، میں سمجھتا ہوں کہ اس نااہل حکومت کی نااہلی continue کرتی ہے۔ میں آپ کی وساطت سے جو ذمہ دار لوگ ہیں ان سے پوچھتا ہوں ، کاش کہ اس وقت پی ٹی وی کے چیئرمین اور مشاہد حسین بھی یہاں ہوتے اور ہم ان سے پوچھتے کہ جب آپ کے گھر میں غم ہوتا ہے تو کیا آپ ناچتے ہیں، آپ ڈھول بجاتے ہیں یا آپ ان کو عزت دیتے ہیں۔ یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے۔ میں حکومت سے اس کا جواب چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب حبیب جالب صاحب۔

سید مسعود کوثر: جناب! پہلے مجھے اس کا جواب چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی منسٹر صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب! میں یہ تمام نقاط نوٹ کر رہا ہوں اور یہ جس جس منسٹری سے متعلق ہیں، میں ان تک پہنچاؤں گا اور پھر ان کی طرف سے جواب آ جائے گا۔

سید مسعود کوثر: جناب! انہیں کسی چیز کا پتہ نہیں ہے۔ یہ کیسی حکومت ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، اسی لئے وہ جواب نہیں دے سکتے اور آپ نے صحیح فرمایا تھا کہ دونوں صاحبان نہیں ہیں، نہ پرویز رشید صاحب ہیں، نہ Information Minister ہیں۔ بہرحال انہوں نے نوٹ فرمایا ہے۔ کل اس کا جواب مل جائے گا۔

سید عاقل شاہ: جناب! منسٹر صاحبان تو کبھی بھی نہیں ہوتے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب حبیب جالب صاحب۔

سید مسعود کوثر: جناب! میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا وہ کل اس کا جواب دیں گے؟ میں نے بڑی سنجیدگی سے یہ سوال کیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میاں صاحب! کیا کل وہ available ہوں گے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی مجھے امید ہے، انشاء اللہ وہ موجود ہوں گے۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ کل یہاں موجود ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کوشش کیجیئے کہ کل ہی اس کا جواب بھی دے دیں۔

سید مسعود کوثر: جناب! پی ٹی وی کا جو چیئرمین ہے اسے بھی کل بلائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ٹھیک ہے۔ جناب حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب چیئرمین! میں point of order پر جو adjournment motion اٹھا رہا ہوں، اس کی intimation اجلاس سے دو گھنٹے پہلے دے دی گئی تھی۔ چیئرمین صاحب کے آفس میں جو باہمی فیصلہ ہوا تھا اس میں اس کے پیش کرنے کی اجازت

دی گئی تھی۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے کے قریب یہ فیصلہ کیا گیا ۔ چیئرمین صاحب نے چوہدری شجاعت حسین کو فون بھی کیا کہ وہ سوا سات بجے ہاؤس میں آ جائیں۔ میں اس مسئلے کو اٹھانا تو چاہتا ہوں لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت ساڑھے آٹھ بج رہے ہیں اور چوہدری شجاعت صاحب نہیں آئے۔ مجھے یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ جو point of order آپ اٹھانے جا رہے ہیں' اس کا بروقت جواب دیا جائے گا۔ چیئرمین صاحب نے خود منسٹر صاحب کو کہا تھا کہ آپ ہاؤس میں حاضر ہو جائیں' لیکن ابھی تک وہ حاضر نہیں ہوئے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ کارگل جیسی کوئی دوسری صورت حال پیدا ہوئی ہے جس کی وجہ سے وہ غیر حاضر ہیں۔ لیکن میرا یہ مسئلہ تشنہ لب رہے گا کیونکہ مجھے جواب نہیں مل سکے گا یا پھر میں اسے پیش کر دوں تا کہ وٹو صاحب اگر چاہیں تو اس کا جواب دے دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب! پہلے آپ اسے پیش تو کریں ۔ ہو سکا تو میں اس کا جواب دوں گا یا پھر چوہدری صاحب کو آنے دیں۔

Mr. Habib Jalib Baloch: Mr. Chairman, I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss a matter of urgent public importance, namely; the siege of Shahi Mahal of Kalat by the FC.

Mr. Presiding Officer: Sorry for the interruption Habib Jalib Sahib, آپ کے adjournment motion کی فائل یہاں تو نہیں ہے اور کیا یہ مناسب نہ ہو گا کہ اگر آپ اسے adjournment motion کے طور پر move کرنا چاہتے ہیں تو کل کر لیں لیکن اگر point of order پر raise کرنا چاہتے ہیں تو آج کر لیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ، جناب چیئرمین! میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ پانچ بجے کے قریب چیئرمین صاحب کے آفس میں یہ طے ہوا تھا کہ یہ مسئلہ ہم اٹھائیں گے اور انہوں نے اسی وقت اپنے آفس کو intimate کیا کہ وہ چوہدری شجاعت صاحب سے کہیں کہ سوا سات بجے ہاؤس میں آ جائیں۔ میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے وٹو صاحب کے سامنے ٹیلی فون کیا ------

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب! ان کے ساتھ contact نہیں ہو سکا۔ جب

انہیں اطلاع ہی نہیں ہے تو کیسے آئیں گے۔

جناب حبیب جالب بلوچ: دیکھیں، point of order ویسے تو rules and regulations کے مطابق کوئی نہیں ہوتا، اس لئے ہم نے اسے adjournment motion کا نام دیا ہے۔ بہرحال آپ اسے اس وقت جو بھی نام دیں میں اسے point of order پر اٹھا رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ویسے adjournment motion کے متعلق میاں صاحب! آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ adjournment motion کا جونہی نوٹس آئے، اس کا immediate notice Minister concerned کو مل جاتا ہے اور پھر وزیر صاحبان خود معلوم کرتے ہیں کہ اس adjournment motion کی question hour کے بعد باری کب آئے گی اور adjournment motion اسی دن لیا جاتا ہے، اسی دن admit ہوتا ہے۔ اگر admit ہو جائے تو اسی دن اس پر بات ہوتی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب! آپ جانتے ہیں کہ یہاں معاملہ اس طریقے سے نہیں چلتا۔ چوہدری صاحب آج نہیں ہیں تو آج point of order پر اٹھا لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے اگر ہم اس کو regulate کر لیں تو یہ سارے ہاؤس کے لیے آسانی پیدا کر دے گا۔ عاقل شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیئے۔ Leader of the Opposition بول رہے ہیں۔ طریقہ ہمیشہ یہ رہا ہے، میں عرض کروں کہ لیڈر آف دی ہاؤس اٹھیں تو سب بیٹھ جائیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن اٹھیں تو سب بیٹھ جائیں۔ They have the preference.

چوہدری اعتزاز احسن: جناب! یہ اس معاملے میں بڑا تعاون کرتے ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ فرما رہے ہیں کہ ضابطہ یہ ہے، روایت یہ ہے، اصول یہ ہے کہ جس وقت adjournment motion آئے اسی وقت وزیر متعلق کو اس کی اطلاع ہوتی ہے اور پھر وزیر متعلقہ اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے پوری اطلاعات اپنی وزارت سے لے کر آ جاتے ہیں۔ آگے میاں صاحب کا جواب بھی بڑا دلچسپ ہے۔ انہوں نے کہا یہاں ایسا نہیں ہوتا۔ آپ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، ویسے بات ان کی بھی درست ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن: بات ان کی بھی درست ہے جناب۔ درست کیوں ہے، یہی میں عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ مجھے اتفاق سے میاں صاحب سے زیادہ علم ہے کہ یہاں ایسا کیوں نہیں ہوتا کیونکہ پارلیمنٹ کی یہاں کوئی عزت نہیں ہے۔

اس وقت آپ دیکھیں کہ سینٹ کے اجلاس کا پہلا دن ہے اور وزراء میں صرف ہمارے دو معزز، محترم وزراء موجود ہیں۔ ہم اس سے پہلے کئی مرتبہ وزراء کی عدم دلچسپی، عدم موجودگی پر احتجاجاً واک آؤٹ کر چکے ہیں۔ کئی مرتبہ ان کے بھی، ساری کابینہ کے ضمیر کو جھنجھوڑ چکے ہیں۔ آج جن کے متعلقہ سوالات تھے وہ موجود نہیں۔ جس وزیر صاحب کو چیئرمین صاحب نے اطلاع پہنچائی کہ آپ سوا سات تک آ جائیں وہ موجود نہیں۔ اور کچھ ایسے وزراء ہیں جو سینٹ کے ممبران ہیں، لاء منسٹر سینٹ کے ممبر ہیں، سینٹ کا اجلاس ہم نے طلب نہیں کیا، حکومت نے کیا ہے۔ وزارت قانون کی جانب سے یہ سمری گئی ہو گی اور بالآخر صدر صاحب تک پہنچی ہو گی وزیر اعظم صاحب کے دستخط اور تجویز کے ساتھ اور لاء منسٹر صاحب یہاں موجود نہیں ہیں۔ وزیر اطلاعات محترم بھی اس سینٹ کے ممبر ہیں، یہاں موجود نہیں ہیں۔ دیگر ممبران بھی جو ہمارے ممبر ہیں، وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ یہ دن کا وقت نہیں ہے۔ دن کے وقت میں وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے، ہمیں دفاتر میں کام کرنا ہے۔ آپ بلا لیتے ہیں۔ شام کا وقت رکھا گیا ہے۔

Mr. Presiding Officer: No, no. I think even then the proceeding have the precedence.

چوہدری اعتزاز احسن: شکریہ جناب! بہت بہت شکریہ۔ اس وقت آپ دیکھیں ماسوائے ان دونوں کے کوئی نہیں ہے، میں ان کا معترف ہوں کہ یہ دونوں آتے ہیں۔ آپ یہ ساری لائن دیکھ لیں جو وزراء سے خالی پڑی ہے۔ یہ اس ہاؤس کا پہلا دن ہے۔ حکومت نے اجلاس طلب کیا ہے۔ میں احتجاجاً واک آؤٹ کی تجویز تو نہیں دیتا کیونکہ کارروائی جیسی بھی لولی لنگڑی چل رہی ہے، اس لیے چل رہی ہے کہ ہم نے تھوڑا سا تعاون کیا ہے اور اس لیے کیا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ جس مقصد کے لیے ہم نے اجلاس طلب کیا تھا اس سے ہم deflect نہ ہوں خواہ گورنمنٹ اس سے deflect کرنا بھی چاہے، ہم نے اس پر نظریں رکھی ہوئی ہیں، کارگل

اور واشنگٹن ڈیکلریشن پر ۔ آج بھی question hour نہیں ہے، adjournment motion نہیں لیے جا رہے، میرے پاس دو adjournment motions ہیں جو kill ہو گئے، جن کا میں کل ذکر کروں گا کیونکہ چیئرمین صاحب بیٹھے ہوں گے، ان سے گفتگو جو اس میٹنگ میں ہوئی ہے، اس وقت کروں گا اور پھر points or order ہیں، ان کی طرف سے نیم دلی سے جواب آ رہے ہیں۔ کوئی ایسا جواب نہیں ہے۔ بے شک بجا فرما رہے ہیں محترم، معزز، فاضل وزیر پارلیمانی امور کہ اس ہاؤس میں نہ ضابطے کی پابندی ہوتی ہے، نہ حکومت اس پارلیمنٹ میں دلچسپی لیتی ہے، نہ اس پارلیمنٹ کی عزت کرتی ہے اور یہ جو میری بائیں جانب خالی نشستیں ہیں یہ سب اس بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں اور یہ خالی نشستیں بھی جناب وزیر پارلیمانی امور کی اس بات کی تائید فرماتی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جالب صاحب اس کی دو صورتیں ہیں، ایک صورت تو یہ ہے کہ آپ motion move کر دیں اور اس کو کل کے لئے defer کر دیں اور وہ آئیں اور جواب دیں۔ دوسری position یہ ہے کہ آپ point of order کے ذریعے raise کر کے ابھی بات کر لیں، جیسا آپ کی طبیعت چاہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب چیئرمین! میں یہ move کرتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ پھر مجھے بھی اس کی کاپی دینی پڑے گی کیونکہ میرے پاس نہیں ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جی already دی ہوئی ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ دی ہوئی ہے۔ جی پھر فرمائیے، motion move کیجئے۔

Mr. Habib Jalib Baloch: I move that the normal business of the House be suspended to discuss a matter of urgent public importance, namely; the siege of Shahi Mahel of Qalat by the FC and other forces in Qalat District. As the above matter is of great public importance for the Balochistan, I move that the normal business be suspended and the above matter be taken into consideration at once

Mr. Presiding Officer: The motion is moved that the normal business of the House be suspended to discuss a matter of urgent public importance, namely; the siege of Shahi Mahel of Qalat by the FC and other forces in Qalat District. As the above matter is of great public importance, the mover has moved that normal business of the House be suspended and the above matter be taken into consideration at once.

The matter is deferred for tomorrow.

Mr. Mohammad Ilyas Bilour: Sir, point of order, it was decided by the Leader of the Opposition that I will have a point of order.

Mr. Presiding Officer: Yes, you will have.

Mr. Muhammad Ilyas Bilour: Thank you very much, sir.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ صرف ان کو فرمانے دیں، مسعود کوثر صاحب، اس کے بعد آپ۔ alright۔ جناب الیاس بلور۔ آپ بیٹھ بھی گئے ہیں۔ ان کو بھی میں نے انکار کیا اور پھر بھی آپ بیٹھ گئے۔

سید مسعود کوثر۔ Sir, I am sorry میں معافی چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر۔ خوش قسمتی سے پاکستان ٹیلیویژن کے چیئرمین اس وقت یہاں پر تشریف رکھتے ہیں۔ میں نے یہ بات بڑے دکھی دل سے کہی تھی اور کوئی مقصد نہیں تھا صرف ایک قومی معاملہ تھا اور جس غم میں ہم تمام شریک ہیں۔ مجھے پتا نہیں کہ آیا میری تمام باتیں پرویز رشید صاحب نے سنی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کا جو point تھا that was well taken اور اس کے بعد میں یہ سمجھتا ہوں کہ مناسب یہ ہو گا کہ جب ہم نے defer کر دیا ہے؛ ایک decision دے دیا ہے تو اسی decision کے مطابق وہ اس کا کل جواب دیں۔ Mr. Ilyas Bilour.

جناب محمد الیاس بلور۔ جناب میرے ایک دو points of order ہیں۔ 14 جون کو میں by chance Emirates Airline کے through دوبئی جا رہا تھا اور دوبئی سے آگے میں ترکی گیا۔ میرے ساتھ اسی Emirates Airline میں PIA کے MD صاحب in the same flight آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ اسی وقت same time PIA نے بھی land کیا۔ To be very honest ہم foreign tours پر اس میں نہیں جاتے۔ یہاں پر اس لئے travel کرتے ہیں کہ مجبوری ہے کیونکہ ان کی efficiency کا چیئرمین کو پتا ہے، سب کو پتا ہے، آپ لوگوں کو بھی پتا ہے۔ میں نے MD صاحب سے پوچھا کہ MD صاحب بات یہ ہے کہ ہم تو travel نہیں کرتے، لیکن آپ اپنی Airline میں کیوں travel نہیں کرتے۔ آپ اس چیز کا جواب دیں۔ میں نے دوبئی Airport پر پکڑ لیا۔ تو میں نے کہا کہ یہ مقصد بالکل ٹھیک ہے ناں کہ PIA کی efficiency نہیں ہے۔ کہنے لگے، نہیں، نہیں، یہ وجہ نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ اب دونوں فلائٹیں land کر رہی ہیں، دونوں فلائٹیں ایک دفعہ land کر رہی ہیں، at a time land کر رہی ہیں، PIA بھی land کر رہی ہے، Emirates بھی land کر رہی ہے۔ Why are you traveling in Emirates, why not in PIA sir! ایک point of order یہ ہے میں صرف آپ کی وساطت سے یہ میں چیئرمین اور آپ لوگوں کے notice میں لانا چاہتا ہوں کہ اگر Chairman, MD, Director اپنے PIA میں travel نہیں کرتے تو اس کی وجہ کیا ہے، اس کی وجہ یہی ہے ناں کہ ان کی efficiency خراب ہے۔

جناب دوسری چھوٹی سی بات میں بتاؤں کہ 27 تاریخ کو ہماری ایک Standing Committee کی meeting کراچی میں تھی اور flight No. Pk 350 تھا۔ 27 تاریخ کو چار بج کر بیس پر چلنی تھی۔ میں آپ کو ایک خوبصورت بات بتاؤں، میرے خیال میں سارا House اس کے سننے میں interested ہو گا۔ اس دن پرویز رشید صاحب بھی ہمارے ساتھ meeting میں تھے جب ہم time پر پہنچے تو flight لیٹ تھی ساڑھے چار، پانچ بج گئے تو میں نے پوچھا کہ reasons کیا ہیں، flight کیوں نہیں جا رہی تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ ایک ائر ہوسٹس صاحبہ short ہیں۔ ایک مس طلعت جعفری ہیں جو crew incharge تھیں، پائلٹ وہاں جا کر cabin میں بیٹھ گئے سارے لوگ انتظار کر رہے ہیں ایک ائرہوسٹس صاحبہ وہاں نہیں پہنچ رہیں۔ This is the condition of the PIA. I am very sorry to say sir کہ یہ سارے سفارشی ہیں۔ پتہ نہیں وہ کس کی دوست،

کس کی رشتہ دار، کیا تھی، کیا نہیں تھی۔ Why the government does not take action. ایک پرواز صرف ایک air hostess کی وجہ سے ایک گھنٹہ late تھی۔

جناب والا! ایک بہت ہی اہم point of order ہے۔ آج ہمارے پی ٹی وی کے چیئرمین خوش قسمتی سے یہاں موجود ہیں۔ کل اور پرسوں رات پاکستان ٹیلی ویژن نے بڑا positively کہا کہ every thing has been settled with the IMF properly. میں کامرس اور فنانس سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں regretly یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کے "The NEWS" میں categorically آیا ہے جس میں انہوں نے صاف طریقے سے کہا ہے کہ 110 million rural development loan to Pakistan has been stopped. اور 6th August کو جو بورڈ کی میٹنگ ہونی تھی، اس میں اس کو نہیں رکھا جا رہا۔ اس کے بعد یہ لکھا ہے۔

Pakistan must first sort out the issues with the IMF. The senior management is understood to have said while pulling up the presentation of the loan from the Executive Board Agenda.

ایگزیکٹو بورڈ کے ایجنڈے سے یہ نکالا گیا۔ آپ قوم کو mislead کیوں کرتے ہیں۔

And reportedly concerned Finance Minister Ishaq Dar, sought a one to one meeting with Bank's Vice President for South Asia, Meiko Nishimizu to seek her "help", sources told the correspondent that Miss Meiko very reluctantly gave 30 minutes time to Mr. Ishaq Dar and in the end she said that she was in no position to "help". The IMF had reportedly "flagged" 22 issues. On Thursday, an IMF official said that "many issues remained outstanding". In January 1999, while releasing a $ 575 million third tranche,

جناب والا! اس ایوان کی وساطت سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ قوم کو ہر بات غلط اور جھوٹی کیوں بتائی جاتی ہے۔ ملک کی اکانومی اتنے سخت recession میں ہے بلکہ تباہی کے دہانے پر کھڑی ہے اور یہاں آئی ایم ایف کی جو ڈیمانڈز ہیں---آپ دنیا کو جھوٹ بولتے ہیں پاکستان کو تو جھوٹ بولتے ہی ہیں، آئی ایم ایف کو بھی جھوٹ بولتے ہیں اور آپ کا ہر جھوٹ پکڑا جاتا ہے اور وہ آئی ایم ایف والے کہہ رہے ہیں۔ یہ "ڈان" نے جو لکھا ہے۔ Pakistan and

جو دیا ہے یہی پوائنٹ انہوں نے لیکن اندر ہے headline یہ IMF agree on all major matters. "نیوز" نے دیا ہے ۔ ابھی جو tranche تھی ہمیں rural development کے لئے 110 million dollar ملنے تھے وہ ایجنڈا میں بھی شامل نہیں ہو رہے۔ 575 million dollar tranche جو جون میں ملنی تھی اس کے متعلق انہوں نے کہا کہ اگر آپ وہ modalities جو ہم نے آپ کو دی ہوئی ہیں پوری کر دیں تب ہم آپ کو ستمبر میں دیں گے۔ نہ یہ modalities پوری کر سکتے ہیں نہ وہ دے سکتے ہیں اور نہ یہ کر سکتے ہیں آخر اس ملک کا کیا بنے گا کب تک یہ اس ملک کے لوگوں کو ان دھوکوں اور جھوٹ سے تسلیاں دیتے رہیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس ملک کو چلانا ہے توخدا کے لئے آئی ایم ایف کے قرضے سے ہی چل سکتا ہے اور تو کوئی راستہ نہیں ہے۔ آپ کی برآمدات 15 per cent گر چکی ہیں۔ آپ کی درآمدات بڑھ چکی ہیں۔ آپ ملک کا balance of payment کیسے کریں گے، اور ہر چیز کی figure جھوٹی دی جا رہی ہے۔ With due respect to my elder friend sitting on the left side, they don't have concern with this subject لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے سال جب کاٹن کی فصل آئی تو 10.5 million bales کا target announce کیا گیا میں نے اس ایوان میں کہا تھا کہ 8 million bales سے زیادہ نہیں ہوگی۔ at the end of the day, result یہ نکلا 7.5 million bales آئیں۔ یہ کیوں false figures دیتے ہیں۔ یہ false figures صرف اس لئے دیئے جاتے ہیں کہ سٹہ کرنے والے لوگوں کو فائدہ ملے۔ کیونکہ ان کے آدمی خود پیسہ کمانے والے ہیں۔ ان کو اپنا فائدہ ملے۔ import آپ کی بڑھ رہی ہے اور آپ کی export down جا رہی ہے۔ اس دفعہ انہوں نے کہا ہے کہ ۹ بلین ڈالرز کی export ہوگی۔ میں آج دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ ساڑھے آٹھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ یہ پچھلے سے پچھلے سال کی export کے برابر بھی نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی Economicand Commerce کی ٹوٹل پالیسیاں فلاپ ہو گئیں ہیں۔ تو یہ ہر وقت جھوٹ کہنا ---، کیوں عوام کو جھوٹ بتایا جاتا ہے۔ اگر آپ IMF کے ساتھ جھوٹ بولیں گے تو وہ آپ کو فوراً پکڑ لیں گے۔ They will not give you a tranche for the years. صرف یہی وجہ ہے کہ ان کا سب سے بڑا معاملہ یہ تھا theycan't expand the base of the Income tax. They have not expanded the base of Income Tax. Last year they have reduced the Income Tax rate from 45% to 35%. They

have increased this year from 35% to 45%. Even last time they have reduced the duty on certain items. Fridge, air conditioner , TV

وغیرہ پر انہوں نے reduce اس لئے کیا تھا کہ ڈیوٹی کم ہوگی تو سمگلنگ کم ہوگی۔ یہ الفاظ تھے۔ اس دفعہ فنانس منسٹر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ کہتے ہوئے کہ ہم لوکل انڈسٹری کو encourage کرتے ہیں، ان آئٹمز پر ۱۰ فیصد ڈیوٹی پھر بڑھا دی ہے۔ جناب چیئرمین! ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ عوام کے سامنے اتنا جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میرا خیال ہے کہ فنانس منسٹر صاحب ان تمام واقعات کا جواب دے سکتے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! انشاء اللہ جب وہ آئیں گے تو ان ساری چیزوں کا جواب دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جمیل الدین عالی۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: شکریہ جناب چیئرمین! سندھ پر فیڈرل گورنمنٹ گورنر راج کے ذریعے اور پرائم منسٹر صاحب کے مشیر برائے امور سندھ جناب غوث علی شاہ صاحب کے ذریعے حکومت کر رہی ہے۔ اس لئے یہ صرف صوبائی مسئلہ نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: No crossing of the line.Please.

ایک رسم چلی ہے کہ شاید آدمی نیچے ہوکر گزر جائے تو وہ crossing of the line نہیں ہے۔ میں یہ واضح کردوں کہ یہ بھی crossing of the line ہے۔ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: چلیئے آپ اجازت دے دیجئے۔ چلی ہے رسم ہے کہ کوئی سر اٹھا کر نہ چلے۔ یہ ہم لوگ ۵۲ برس سے شکوہ کر رہے ہیں یہاں اجازت دے دیجئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: پھر تو یہاں پر ہر ایک سر اٹھا کر چلے گا۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: جناب شکریہ۔ کراچی پریس کلب کے سامنے آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ وہاں کراچی میں ماورائے عدالت قتل اور ٹارچر کا مسئلہ پھر اٹھ گیا ہے تو اس کے احتجاج میں MQM والوں نے وہاں پر ایک کیمپ لگایا اور ۳ دن سے بھوک ہڑتال شروع کی ہے۔ ان کو کل بھی disturb کیا گیا اور آج

بھی disturb کیا گیا۔ کچھ اور لوگوں کو بھی ہڑتال کے لئے بٹھایا گیا۔ آج آپ دیکھ رہے ہیں۔ میں ایک ایسی بات کر رہا ہوں کہ اگر ان کا کوئی نمائندہ ہوتا تو وہ اس بات کو اچھی طرح سے اٹھا لیتے۔ سینٹ میں ان کے ۴ رکن ہیں اور ان میں سے اس وقت کوئی بھی نہیں ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ آج ممکن ہے کہ ان کو گرفتار کر لیا گیا ہو۔ پرسوں سینیٹر آفتاب شیخ صاحب نے ہڑتال کی تھی۔ کل سینیٹر نسرین جلیل صاحبہ نے ہڑتال کی تھی۔ اخبارات کے مطابق پتہ چلا ہے۔ میں تو کئی روز سے یہاں پر ہوں۔ سینیٹر مصطفیٰ بھی نہیں ہیں اور اجمل دہلوی بھی نہیں ہیں۔ ان چاروں میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ یہ میں پہلا موقع دیکھ رہا ہوں کہ ایک پارٹی جس کی سینٹ میں اچھی خاصی نمائندگی ہے اس کا ایک رکن بھی موجود نہیں ہے۔ کراچی کی صورتحال یہ مطالبہ کرتی ہے کہ میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ دلاؤں کہ اس ہاؤس کو بتایا جائے کہ وہاں آخر کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ یہ میں ہی نہیں کہہ رہا کیونکہ میں ان چیزوں کا عینی گواہ نہیں ہوں کہ کیا ہوا۔ تمام اخبارات کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر دوبارہ ماورائے عدالت مظالم شروع ہو چکے ہیں۔ تو آخر یہ کیا ہو رہا ہے اور حکومت اس معاملے میں کیا کہتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہاؤس جاننا چاہے گا۔ ادھر کے اراکین بھی اور ادھر کے اراکین بھی جاننا چاہیں گے کہ وہاں واقعات کیا ہیں؟ ایک دفعہ حکومت کا بیان آ جائے۔ اگر آج ہی راجہ صاحب' قبلہ وٹو صاحب یا چوہدری شجاعت صاحب جو بھی فرمانا چاہیں یا کل فرمانا چاہیں۔ ہم اس کو سنیں گے لیکن اس درخواست کے ساتھ کہ اس کے بعد اراکین کو ادھر سے اور ادھر سے' دونوں طرف سے جو چاہیں اس پر گفتگو کی یعنی تبصرے کی یا ایک چھوٹی سی بحث کی اجازت ہو۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ اگر حکومت چاہتی ہے تو کچھ کہے اور پھر باقاعدہ اس پر بات چیت ہو جائے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر خواجہ صاحب فرمانے کھڑے ہو گئے' جو ان کا حق ہے' تو وہ فرمائیں۔ لیکن اگر اس سے پہلے حکومت باقاعدہ طور پر اس پر روشنی ڈال دے تو مناسب ہے ورنہ پھر جیسے وہ فرمائیں گے تو ادھر کے حضرات بھی کھڑے ہو جائیں گے۔ معاملہ کہیں غلط سلط بات پر نہ چلا جائے۔ میں نے اپنی طرف سے کوئی finding نہیں دی ہے' کوئی definite بات نہیں کی۔ میں نے ایک مسئلہ اٹھایا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے بہت معزز دوست خواجہ صاحب----' ظاہر ہے کہ یہ ان کے مخالف باتیں کرتے رہتے ہیں تو پھر ادھر کے لوگ بھی بولنے لگیں گے۔ میرا خیال ہے آپ کی اجازت سے میں ان سے درخواست کروں گا کہ فی الحال اس پر اگر وہ کوئی واقعاتی بیان دیں تو وہ حکومت کے بیان کے آگے مستحکم نہیں مانا جائے گا۔ پہلے تو حکومت بات کرے' بیان دے دے یا وعدہ کرے' اس کے بعد خواجہ صاحب بھی فرمائیں اور دوسرے احباب بھی بات کر لیں۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب۔

Mr. Presiding Officer: Mian Sahib, would you like to reply to this

point of order?

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ وزیر داخلہ اس سلسلے میں بیان دیں گے اور ان کو میں اطلاع دے دوں گا کہ وہ ساری تفصیل فرمائیں۔

Mr. Presiding Officer: Maj. Mukhtar Ahmed Khan.

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Thank you. My point of order is regarding the Pakistan Oil seeds Development Board. Though the Minister has moved this for consideration and probably he will move it tomorrow to be passed but there is a little anomaly, you may call it disaccord or disagreement between either the Ministries or the Ministers , I don't know. So, I feel that before he moves this to be passed, he should give the clarification in this House.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میجر صاحب! باقاعدہ discussion اس پر ہوگی لیکن اگر آپ زیادہ مناسب سمجھتے ہیں کہ ابھی ہو تو آپ کر سکتے ہیں۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Sir, it would be better because

ٹھیک ہے وہ نہیں ہیں لیکن اگر وٹو صاحب ان کو بتا دیں تو

it is better and it will be easier to get through it.

Mr. Presiding Officer: As you like.

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان۔ جناب! اس میں یہ ہے کہ یہ تو پاس کرنے کے لئے Bill move کر رہے ہیں لیکن جو Annual Trade Policy ہے ' اس میں جناب Item 32 میں دیا ہوا ہے کہ یہ privatise ہو جائے۔

This very Board and the Management be given over in the private sector .

اب وہ یہ کہہ رہے ہیں' ادھر یہ بل move ہوا ہے۔ اب آپ خود Farmers Community سے تعلق رکھتے ہیں۔ I am connected with that. یہ ایک فعال ادارہ ہے اور اس میں roughly

about 6 and a half lac acres of land جس میں canola and sunflower ہے it is
reducing by about 32% by the import Bill. اس میں اور کچھ نہیں ہو رہا۔ may be there is
a lobby جو اس کو رکوانا چاہتی ہے کیونکہ باہر سے import کی اس میں speculation ہوتی
ہے، اس میں commissions ہوتے ہیں۔ وہ سب رک جائیں گے۔ So, this would be a
wrong thing to do so and چونکہ یہ تضاد ہے، ایک منسٹری کہتی ہے اس کو privatise
کریں، دوسری منسٹری کہہ رہی ہے کہ یہ بل پاس ہو جائے۔

So, I suppose the Minister should give a clarification on the floor of the House before he commences this Bill. Thank you, sir.

Mr. Presiding Officer: Qazi Muhammad Anwar, do you want to speak on this?

قاضی محمد انور۔ جناب والا! میں نے آپ سے اس وقت آپ سے اجازت مانگی تھی جب جمیل الدین عالی صاحب نے آپ کی توجہ سندھ کے مسئلے پر مبذول کرائی تھی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میرا خیال ہے کہ وہ خواجہ صاحب بولیں گے۔

قاضی محمد انور۔ خواجہ صاحب سے صرف ہماری اتنی سی عرض ہے کہ یہ صرف سندھ کا نہیں وفاق کا مسئلہ ہے۔ ہمارا interest یہ ہے کہ آیا یہ پاکستان میں جو وفاقی نظام ہے کیا ہم چاہتے ہیں کہ یہ وفاق رہے کیونکہ سندھ میں جو کچھ ہو رہا ہے۔

It is posing a very serious danger to" Wafaq", the Federal System.

تو اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس پر بحث ہو جائے۔ اس پر وہ اپنا statement دیں کہ سندھ میں وہ کیا کر رہے ہیں۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ میں سارے پوائنٹ آف آرڈر نوٹ کر رہا ہوں اور ایک ایک صاحب کا نام لیکر بتا دیتا ہوں کہ میں نے نوٹ کئے ہیں لیکن جناب والا! عرض یہ ہے کہ جب پوائنٹ آف آرڈر اتنے شارٹ نوٹس پر اٹھایا جائے گا تو اس کو میں لکھ رہا ہوں اور میں جا کر منسٹر concerned کو بتا دوں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ زاہد خان صاحب کا جو پوائنٹ آف آرڈر ہے اس کا

جواب مشاہد حسین صاحب دیں گے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ انشاء اللہ دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور۔ جناب چیئرمین! مہربانی۔ میں آپ کے توسط سے حکمرانوں کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا۔ آج بھی اخبار میں ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ کہتے رہے ہیں۔ اگر میں یہ بات کہوں گا کہ جیسے آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ جھوٹ پر جھوٹ ہمیں ستانے کے لئے، لوگوں کے سامنے بدنام کرنے کے لئے بولتے ہیں۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو فنڈز انہوں نے "تعمیر وطن" پروگرام کے نام سے مخصوص کئے ہیں۔میرا اپنا انداز ہے کہ ۹۹۔۱۹۹۸ء کے لئے اس میں سے اس سائیڈ پر جو بیٹھے ہیں انہیں ایک ٹیڈی پیسہ بھی آج تک نہ ملا تین صوبوں سے جن کا تعلق ہے ان کو شاید ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہ ملا ہو، اور آج ہی لوکل گورنمنٹ کی جانب سے پھر ایک لیٹر ملا کہ ۱۵ اگست تک آپ اپنی سکیمیں داخل کریں۔ہمیں بتائیں، تاکہ آپ کو فنڈ دیا جائے اور اگر آپ نہیں دیں گے تو یہ قصور آپ کا ہوگا۔

جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ۹۹۔۱۹۹۸ء کے لئے جو ہم نے ۹۰ لاکھ کی سکیمیں دی ہیں ان کا کیا ہوا جو اب آپ ہم سے نئی مانگ رہے ہیں؟ کیا وہ ختم ہوگئیں؟ کیا وہ lapse ہو گئے؟ اگر وہ lapse ہو گئے تو کیا آپ نئے سال ۲۰۰۰۔۱۹۹۹ء کے لئے مانگ رہے ہیں؟ یہ بھی نہیں دیتے تو میں آپ کے توسط سے ان سے یہ پوچھوں گا کہ ہم نے بھی عوام کے پاس جانا ہوتا ہے ۔وہاں علاقے کے معتبرین کو بتایا کہ ہم نے آپ کی سڑک بنانے کے لئے ۵ لاکھ روپے دیئے ہیں۔ہاسپٹل بنانے کے لئے اتنے دیئے ہیں۔وہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ ان کا کیا ہوا؟ کہاں گئے وہ؟

اب وہ جو کمیٹی ہے، جو نام نہاد کمیٹی ہے جس کے لئے میں کہوں گا جو نا انصافی کے نام پر کمیٹی بنائی گئی ہے ۔مجھے افسوس اور ہنسی اسی بات پر آتی ہے کہ پروجیکٹ آفیسر، ڈپٹی کمشنر لیکن کمیٹی میں دو ممبر ایک ایم این اے جس کا مسلم لیگ سے تعلق ہو، ایک سینیٹر جس کا مسلم لیگ سے تعلق، کیا وہاں پر خدائے نور نہیں؟ کیا وہاں پر ڈاکٹر عبدالحئی نہیں؟ کیا وہاں حبیب جالب نہیں؟ کیا وہاں ایم این ایز نہیں ہیں جو اپوزیشن پارٹی سے ہوں لیکن کسی کو

بھی اس کمیٹی میں نامزد نہیں کیا گیا ۔ چیئرمین تو اپنی جگہ پر لیکن ایک ممبر کی حیثیت سے بھی نامزد نہیں کیا گیا اور وجہ میں یہی سمجھوں گا ۔ میرے دوست یہاں موجود نہیں ہیں جن کو انہوں نے پہلے کہا کہ ہم آپ کو کیوں دیں ؟ اپوزیشن والوں کو کیوں دیں؟ اگر یہی بات ہے کہ اپوزیشن والوں کو نہیں دینے ہیں تو ہمیں کوئی گلہ نہیں۔ آپ بیشک اخبارات میں یہ خبر شائع کر دیں کہ یہ صرف اور صرف مسلم لیگ کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں ۔ ہم کچھ بھی نہیں کہیں گے۔صرف یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کو ، جن کو ہم نے سکیمیں دی ہیں' جواب دے سکیں گے کہ یہ مسلم لیگ کے لئے ہیں' ہمارے لئے نہیں ہیں۔

میں' جناب والا! آپ سے گزارش کروں گا ' میاں وٹو صاحب سے گزارش کروں گا کہ لوکل گورنمنٹ سے ہمیں یہ جواب دلائیں۔ہمیں ایک مفصل جواب دے دیں کہ آج آپ کا جو نیا لیٹر آیا ہے کہ ۱۵ اگست تک schemes دیں۔ میں کبھی نہیں دوں گا۔ایک سکیم نہیں دوں گا۔ میں یہاں علی الاعلان کہتا ہوں ۔جب تک آپ میری پچھلی سکیموں کی بات نہیں کریں گے' ان کا فیصلہ نہیں کریں گے اس وقت تک میں ایک سکیم نہیں دوں گا۔ مجھے نہیں چاہیئے۔ میں برملا کہوں گا کہ مجھے نہیں چاہیئے ۔ پہلے مجھے ان کا بتائیں۔۹۹-۹۸ کے ۹۰ لاکھ روپے کا مجھے بتائیں کہ ان کا کیا ہوا؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ بھی اسی موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں یا کچھ الگ بات ہے ۔ لون صاحب ۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدائے نور صاحب نے جو شکایت کی ہے کہ جو فاضل ممبران اس طرف بیٹھے ہیں ان کو کچھ نہیں ملا۔ میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ یہاں بھی یہی حال ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی بشیر مٹھ صاحب ۔

جناب بشیر احمد مٹھ ۔بہت شکریہ جناب ۔ میں صرف اس لئے اٹھا ہوں کہ آج یہاں پوائنٹ آف آرڈر raise ہوئے ہیں اور questions اس ہاؤس میں put ہوئے ہیں۔ آج سینٹ کا ایک دن جارہا ہے۔ یہ 90 days جو ہمیں ملتے ہیں ۔ اس میں ایک دن جارہا ہے ۔ یہ ایسے ہے کہ جیسے سینما چل رہا ہو اور اس میں فلم نہ ہو ۔ ہال بالکل خالی ہو ۔ یہ وزیر صاحبان یہاں پر موجود

نہیں ہیں ۔ انہوں نے سارا بوجھ ہمارے محترم وزیر وٹو صاحب کے کندھوں پر ڈالا ہوا ہے ۔ مجھے پتہ ہے کہ ان کے کندھے مضبوط ہیں مگر اب ان کے لئے بوجھ بڑھ رہا ہے ۔ یہ سیشن گورنمنٹ نے بلایا ہے ۔ ہم نے ریکوزیشن کیا تھا ۔ جو پالیسی گورنمنٹ نے ابھی چلائی ہے recent past میں وہ اس حد تک ناکام ہوئی کہ اب ان کو کوئی طریقہ بھی نہیں آتا کہ اس کو کس طرح face کریں۔ آخری کے لئے، we wanted to discuss that لیکن ہماری ان intentions کو سبوتاژ کرنے کے لئے، آخری وقت میں گورنمنٹ نے اپنی طرف سے ایک سیشن بلایا ۔ اب میں محترم وٹو صاحب سے پوچھتا ہوں کہ جب آپ نے یہ سیشن بلایا تو کس خوشی میں بلایا ۔ جب آپ کے اپنے وزیر، جو اس گورنمنٹ کے، اس سٹیٹ کے نمائندے ہیں، وہ تنخواہ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سب سے بڑا مینڈیٹ ہے۔ جو مینڈیٹ والے لوگ ہیں وہ آکر اس ہاؤس کا تماشہ دیکھیں۔ یہ تو ایک یتیم خانہ ہے۔ اگر یہ وزیر جو گورنمنٹ کی representation کرتے ہیں۔ اگر یہاں ان کی ڈیوٹی نہیں ہے تو کہاں ہے۔ interior کا منسٹر نہیں ہے، مشاہد حسین نہیں ہیں۔ جو کام یہ صاحبان کررہے ہیں وہ تو ایک کلرک بھی کرسکتا ہے۔ He is taking notes پھر وہ pass کریں گے، کس وقت اس کا جواب آئے گا۔ یہ attitude ہے گورنمنٹ کا which has been neglectful ,which has been very objectionable, which has been almost contempt towards this upper House of the Parliament. جو کے وفاق کی علامت ہے، وفاق کی نمائندہ ہے ۔

وہاں جب ان کو اپنا مینڈیٹ ملتا ہے تو سارے آپس میں بیٹھتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ یہاں جب چھوٹے صوبوں کے لوگ آتے ہیں اور وہ بھی برابری کی بنیاد پر نمائندگی چاہتے ہیں اور حصہ چاہتے ہیں تو they are "shahi" and they want to avoid this House all the time, ان کا یہی طریقہ رہا ہے۔ پرائم منسٹر صاحب نے کوشش کی کہ پہلے سینٹ کو اڑائے پھر جس طرح ان کی ساری سکیمیں ناکام ہوئیں اس طرح یہ بھی ناکام ہوا ۔ اب ان سے میں پوچھتا ہوں کہ جب ہم ریکوزیشن کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ آپ جلدی جلدی ریکوزیشن کرتے ہیں ۔ اس کو تو آپ نے خود بلایا ہے تو یہ کس خوشی میں بلایا ہے ۔ what is the business before the House today and where are the ministers, جو قوم کے خدشات ہیں وہ آپ کے سامنے آرہے ہیں اور وہ نوٹ فرما رہے ہیں۔ نوٹ تو ایڈیٹر بھی کرسکتا ہے ، کوئی کلرک بھی نوٹ کرسکتا ہے۔ کوئی سٹینو گرافر یا سٹینو ٹائپسٹ بھی یہ کام کرسکتا ہے ۔ آپ کس خوشی میں

یہاں بیٹھے ہیں؛ آپ کو کوئی جواب نہیں آتا۔ نہ آنا چاہیئے کیونکہ آپ پارلیمینٹری افیئرز کے وزیر ہیں۔ سب سے پہلے آپ کی ڈیوٹی یہ ہے اور لیڈر آف دی ہاؤس سے بھی میں احترام سے کہتا ہوں کہ ان کی بھی ڈیوٹی یہ ہے کہ they should ensure the presence of the ministers in the House تاکہ لوگوں کی satisfaction ہوجائے۔ یہ تو ایسے ہے کہ passing the time وہ اپنے سر سے بوجھ ہٹانا ہے کہ 90 days کو مکمل کرنا ہے۔ میں اس attitude کے خلاف، جو reflect کرتا ہے گورنمنٹ کے neglect کو اور ان کی لاپرواہی کو اور اس ملک میں جو ہورہا ہے اس سے لاتعلقی کو، اس کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ان کا رویہ اسی طرح رہا تو پھر ہم ایک موقع پر اس کے خلاف واک آؤٹ کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی خواجہ قطب الدین۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب! میں نے ڈیڑھ دو مہینے پہلے، اس سیشن سے پہلے تین چار دفعہ پوائنٹ آف آرڈر پر اور ویسے بھی کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کراچی میں پاور سپلائی کے بارے میں پوائنٹ raise کئے تھے۔ جس میں، میں نے بتایا تھا کہ وہاں بڑی acute shortage ہے۔ وہاں ریٹ جو ہیں وہ زیادہ ہیں اور rest of Pakistan میں اس سے کم ہیں۔ اس کی equalisation کے لئے میں نے تین دفعہ یہاں پوائنٹ raise کیا تھا۔ آج میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ ریٹ equalise بھی ہوگئے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ I want to appreciate the efforts of the government کہ سپلائی پوزیشن بھی قدرے بہتر ہوچکی ہے۔ سپلائی پوزیشن واپڈا کی طرف سے سپلائی آنے کی وجہ سے بہتر ہوئی ہے لیکن اہم چیز یہ ہے کہ distribution system کی upgradation ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ میں کہنا چاہتا ہوں ہاؤس کے توسط سے کہ یہ چیز بھی بہتر کی جائے۔ دوسری important چیز ---

جناب محمد زاہد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Presiding Officer: He is on a point of order, no point of order over a point of order.

خواجہ قطب الدین۔ دوسری important چیز ہے octroi کی، octroi کا impression بڑا غلط مل رہا ہے کہ سارا ملک محض -----

(مداخلت)

جناب محمد زاہد خان۔ جناب کورم نہیں ہے۔

Mr. Presiding Officer: Let there be count. There is no quorum in the House, let the bells be rung.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب نو بج چکے ہیں، آپ کا کتنی دیر تک چلانے کا خیال ہے، 12 بجے تک چلانے کا خیال ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میرا خیال کچھ نہیں ہے۔ میں تو رولز کے مطابق کہہ رہا تھا، اگر آپ چاہتے ہیں کہ adjourn کیا جائے تو I am prepared for that.

The House is adjourned for tomorrow to meet at 10.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Friday, July 30, 1999.]